

کھجور کی تحقیق واقسام

تصنیف لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Uwaisi Books

www.faizahmeduwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ والصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ

تعارف: کھجور جسے عربی میں تَمَرٌ، بلح، رَطَبٌ کہتے ہیں اور انگریزی میں DATES کہتے ہیں۔ کھجور ایک عام درخت ہے جو مشرقِ وسطیٰ، امریکہ اور ایشیائی مُمالک میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ شُمالی افریقہ بھی کھجور کا گھر ہے امریکہ میں کیلی فورنیا(California) کی کھجوریں بڑی لذیذ اور مقبول ہیں۔ ہندوستان میں راجستان، (انڈیا کے ایک شہر) مہاراشٹر میں یہ کثرت سے ہوتی ہیں۔ مالا بار ٹراونکور(Malabar Travancore) اور میسور کے علاقہ میں کھجور کی ایک قسم(PHOENIX FARINI FERA) پائی جاتی ہے جسے ہندی میں پِلاوَت کہتے ہیں۔ یہ حجم میں چھوٹی اور مٹھاس میں قدرے ہلکی ہوتی ہے۔ ان میں لیس دار مادہ ہوتا ہے۔ اس طرح مغربی گھاٹ کے علاقہ میں ایک جنگلی قسم(PHOENIX SYLVESTRIS) جسے مہار شٹرا کے لوگ "شنڈی" کہتے ہیں۔ انگریزی میں یہ جنگلی کھجور (کے نام) سے مؤسُوْم ہے اس کے تنے سے نکلنے والے لیس دار پانی کے لئے زیادہ طور (اچھے طریقہ سے) کاشت کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کھجور میں توانائی دوسروں سے زیادہ ہوتی ہے۔

پاکستان میں کھجور کے لئے خیر پور (میرس سندھ) ملتان اور ڈیرہ غازی خاں، رحیم یار خاں کے علاقے اگرچہ زیادہ مشہور ہیں مگر کھجور چاروں صوبوں میں ملتی ہیں بلکہ صوبہ سرحد میں کھجوریں اگرچہ کم ہوتی ہیں مگر ان کا معیار عمدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح لاہور کے آس پاس بھی پائی جاتی ہیں مگر عمدہ نہیں ہوتی کہتے ہیں کہ خیر پور (سندھ) اور ڈیرہ غازی خان کے علاقہ میں کھجور کی ۱۵۹ اقسام کاشت کی جاتی ہے اور وہاں اس کا مُرَبَّہ [1] بھی ڈالا جاتا ہے۔

عربی ایک جامع اور مکمل زبان ہے جس میں تلوار کے سو نام ہیں۔ ہر نام تلوار کی مختلف حیثیت کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح کھجور کے جملہ اقسام اور حالتیں علیحدہ نام رکھتی ہیں یہ قاعدہ ہے کہ زیادہ نام اس کی فضیلت کی دلیل ہوتی ہے۔

کھجور پر تصانیف کی فہرست: سابق وحالیہ دور میں کھجور پر متعدد تصانیف مرتب ہوئیں چند ایک ملاحظہ ہوں۔

نام کتاب	مصنف کا نام	وفاتِ مصنف
کتاب التمر	ابوزید سعید بن اوس انصاری بصری	۲۱۵ھ
کتاب النخل	ابوسعید عبدالملک اصمعی کوفی	۳۱۶ھ
الکرام کتاب صفۃ النخل	محمد بن زیاد ابن الاعرابی کوفی	۲۳۱ھ
کتاب الزرع والنخل	عمرو بن بحر بن بصری (الجاحظ)	۲۵۵ھ
کتاب الزرع والنخل	ابو محمد بن حاتم الباہلی	۲۳۱ھ
کتاب النخلہ	ابو حاتم السجستانی نزیل البصرہ	۲۵۵ھ

(1) وہ میوہ جو مقررہ ترکیب سے گلا کر گڑ، قند یا شکر کے شیرے میں ڈالا گیا ہو۔

کتاب الزرع والنخل وانواع الشجر	المفضل بن سلمه البغدادی	۳۰۸ھ
کتاب النخل	ابن سید الاندلسی	۴۹۰ھ
مقالہ فی النخل	موفق الدین عبداللطیف البغدادی	۶۲۹ھ
جنی النخلہ فی کیفیۃ النخلہ غرس	امین بن حسن حلوانی المدنی	۱۳۱۰ھ
شرح الصدور فی النخلہ والتمور	الشیخ قاسم المیس	
کتاب فصول السنیہ	محمد کبریت المدنی الحسینی	۱۰۷۰ھ
الفلاحۃ المدینہ فی بلاۃ خیر البریہ	محمد الخرپوتی	۱۳۴۰ھ
النخلہ فی عرس النخلہ	شیخ محمد طحنیس	
تمور الطآبہ وفوائد ہا المستطابہ	المہندس ادیب عمر الحری نزیل المدینہ المنورہ تالیف ۹ رمضان المبارک	۱۴۱۹ھ
لمعۃ النور فی تحقیق النخیل و المتور	فقیر قادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ نزیل مدینہ طیبہ	۲۷ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

کھجور کی اقسام) کھجور کی بے شمار قسمیں ہیں۔ جو رنگ، حجم اور ذائقہ کی طرح تاثیر میں بھی جدا جدا ہیں۔ عَنبرین بہترین قسم ہے۔ بَرنی، جاوی، کلمہ، شبلی، نحل (جس میں گٹھلی نہیں ہوتی) عجوہ یہ درمیانی سائز کی ہوتی ہے، رنگت سیاہی مائل ہوتی ہے اس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ (2)

یعنی عجوہ جنت کا پھل ہے یہ زہر سے شفاء یابی کی تاثیر کی رکھتی ہے۔

عجوہ کی مزید تحقیق آئے گی یوں ہی اقسام کی تفصیل بھی (ان شاءاللہ) مدینہ طیبہ میں کل دو سو ستر قسمیں جن کی تفصیل حروفِ تہجی پر ایک فہرست حاضر ہے۔

فائدہ: قرآنِ مجید میں کھجور کا ذکر صرف رُطب اور نَخْل کی صورت میں آیا ہے جبکہ احادیث مبارکہ میں یہ آٹھ ناموں سے مؤسُوْم ہونے کے علاوہ گچھوں کے ذکر میں دَوَالِ کے نام سے مذکور ہیں پانی میں بھگو کر اس کا عرَق یا شربت نَبیذ ہے۔

ہندوپاک میں کھجور کی تین قسمیں مشہور ہیں۔ کچی کھجور، پکی ہوئی کھجور اور خشک کھجور یعنی چھوہارا۔ سندھ اور راجستان میں قسمیں تو یہی ہیں مگر ان کے نام ذرا پیچیدہ ہیں ہاسون، لونی، کھر کون، دینا کیون۔

(2) (مسند الإمام أحمد، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، 304/14، الحديث 8668، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

مدنی کھجور کی فہرست: مدینہ طیبہ میں کل دو سو ستر (270) کھجوریں ہیں اور جملہ عالم (پوری دنیا) میں چار ہزار قسم ہیں حروفِ تہجی پر تفصیل مُلاحِظہ ہو یہ تفصیل صرف مدینہ طیبہ کی ہے۔

باب الالف) ابولبن، افندیه، ادن واذن، اذان الجمعه، اطراف البغدادی، ام داؤد، ام الحلق، ام الدین، ام طوالی، ام کباب، ام عظام، ام جرذان (حلیه)ام البین، ام صالح، ام الدهان، ام الخشب، ام غنی، ام ضغراک، ام حمید، ام مسالی، ام جمار، ام الکبار، اصابع العروس، اصابع الغوله، اصابع البنات، الو خشیم، ابو جمار، ابزار الکلبه۔ یہ کل اٹھائیس ہیں۔

باب الباء) برنی، برنی العقول، برنی الوحشی، برنی عیسیٰ، برنی المصر، بر حی بیض، بر حی برقاوی، بیض ارقط، بیضه، بیض ساحلی، فرخ البیض، بربری، بربری، بربری اصفر، بربری احمر، بربری برقا، بارنجانه، بغدادیه۔ یہ کل پچیس ہیں۔

باب التاء) تارج، تلبس، تنماری، تعصود۔ یہ کل تین ہیں۔

باب الثاء) ثعلبیه، ثعلبه۔ یہ کل دو ہیں۔

باب الجیم) جادی (شبیه بالعجوة)جوزة، جویز انه، جوهرة، جمیلة، جعرور، الجنة، جعفری، جعفری سقوی، جعفری بعلی، جبلی، طبرجلی جبلی (شبیه بالعجوة)۔ یہ کل بارہ ہیں۔

باب الحاء) حلوة، حلوة ریحانیة، حلوة شدقمیة، حلوة قطمة، حلوة علاویة، حمامة، حمیصة، حمصه، حبشیة، حدقة، حلابة، حشفة حجرة، حمرا بالی، حجرة رطبی، حلیة، حلیة ام صالح، حلیه ام جردان، الحذر۔ یہ کل انیس ہیں۔

باب الخاء) خصاویة، خیثمیة، خصیة الکلب، خوبک، خشیبة، خشیری، مطوف، خشیمیة، خیبریة، خلاص، خشن مطرف، خشن مکرم، خشن مدرع۔ یہ کل بارہ ہیں۔

باب الدال) دهناء، داودیة، دعبلی دهنیة۔ یہ کل چار ہیں۔

باب الذال) ذهنیة۔ یہ صرف ایک ہے۔

باب الراء) روثانة، رباعیة، ربیعة، رفیعة رمادی، ریق، ریانة، ریحانة، ریقة فحلة (اشبه بالعجوة) روثة۔ یہ کل دس ہیں۔

باب الزاء) زهرة، زیر باح، زعیلیلة، زبیبة، زعوی، زغالیل، زیتونة۔ یہ کل سات ہیں

باب السین)سكرية، سكرية عفصة، سكرية ينبع، سكرية العلا، سكرية مصرية، سكريه شرقية، سكرجة، سمنة، سمنة توح، سحتة، سنته، سوداء، سبع، سنته زرقاء، سنته خيبر، سنته عوف، سويداء، سارية، سمنه فتونة۔ یہ کل انیس ہیں۔

باب الشین) شلبی، شعيرية، شرقية، شقری، شقری مبارک، شقری ابوخشیم، شمعة، شیهانة، شتينة، شرشور، شاهنشاهانية، شحمة، شيبونة۔ یہ کل تیرہ ہیں۔

باب الصاد)صفاوی، صبحانی،صفر الخيل، صنافيری، صقعی، صمغة۔ یہ کل چھ ہیں۔

باب الضاد)ضامره، صفر الخيل۔ یہ کل دو ہیں۔

باب الطاء)الطيبة، طرفة، طبرجلی، طبيخة۔ یہ کل چار ہیں۔

باب الظاء)ظلومة، ظافرة۔ یہ کل دو ہیں۔

باب العین)عجوة، عجوة صبحانی، عسفانی، عطاوی، عميس، عجمية، عيساد، عسقانی، عتيم الليل، عنبرة، عنتری، عذاری، عنبرة عدنان، عذق ابن زيد، عذق ابن حبيق، العذق، عطاوی۔ یہ کل سترہ ہیں۔

باب الغین)غولة، غريبة الاهل، غريس، غرابة، غريبية، غرابية۔ یہ کل چھ ہیں۔

باب الفاء)فخرية، فرخ البيض، فتوت، فشاشة، فرضية، فرخ الجادی، فحلوة، فحلة (شبيه بالعجوة)فتونة۔ یہ کل نو ہیں۔

باب القاف)قندة، قصب السكر، قصبة، قائمقام، قرنيات الغزال، قطاره۔ یہ کل چھ ہیں۔

باب الکاف)کعیک، کباث، کوله، کبیش، کبیسة، کاث، کلیلاتية۔ یہ کل سات ہیں۔

باب اللام)لبانة، لب۔۔۔عة، لسان الصير، لين، لونه، لون، لون مبارلونه، حمراء، لونه سوداء، لاوية الراس۔ یہ کل دس ہیں۔

باب المیم) مرودية،مجهولی، مجللة، معقلية، مرود مطوف، مرود مطرق، منهم، مشروطة، مصولة، مكبوبة، معسلة،ممزقة، الثوب، مسكانية، مشوک، المطابية، مطوق خشن، مطرف خشن، مكتومی، مكرم، مجوز، مصملص، مصيماص، معدان الفار، مرور الحنيف، مدرع خشن، مطابة۔ یہ کل چھبیس ہیں۔

باب النون)نثار، نعمانی۔

باب الهاء)هيفاء، هبرة، هرقة، هجاری، هرفاء، هرموزی۔ یہ کل چھ ہیں۔

باب الواؤ) واسطية، وفانة، وهرانية، وضيحي، وحشية، ورعاء۔ یہ کل چھ ہیں۔

باب الیاء) یونانیة، یثربیة، یاقوته۔ یہ کل تین ہیں۔

کل میزان دوسوستر ہیں۔ (تمور طآبہ صفحہ ۳۳ تا ۳۷)

نوٹ) ان ہر ایک میں بے شمار خَواص و فوائد ہیں اور ہر ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ بالخصوص عجوہ شریف کی تاثیرات تو احادیث مبارکہ میں واضح طور پر بیان کی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل آئیگی کیونکہ تاثیرات و فوائد بیشمار ہوں جبکہ اس شہر مبارک کی خاک بھی عیسر العلاج[3] اَمراض (بیماری) کی شفاء ہے جب سے اس شہرِ مبارک کو حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قُدُومِ مَیمَنَتْ لزُوم (بابرکت آمد) سے نوازا تو بہشت (جنت) کی فضاء بھی رشکِ کناں (رشک کررہی) ہے۔

کھجور کے مراکز) کھجور کا اصلی مرکز تو عَرب ہے پھر عراق پھر جُملہ مُمالک میں ان کے مختلف شہروں کو مرکزیّت حاصل ہے۔

پاکستان) صوبہ بلوچستان کے علاوہ پاکستان کے صوبہ سندھ میں خیر پور سندھ، پنجاب میں اور رحیم یار خان، بہاولپور، جھ عباسیان اور ڈیرہ غازی خاں کے علاقے میں کھجور کی درجنوں اقسام کاشت ہوتی ہیں جن کو مختلف ناموں سے ان کی اقسام اور حالتوں کے مطابق پکارا جاتا ہے جن میں کھجور چھوٹی کھجور یا پلاوت، ہنتالا، جنگلی کھجور، ناری، لادانی، کنوچہ، نروری، کموتی زیادہ مشہور ہیں۔ حکومتِ بمبئی کے محکمہ زراعت کی سرکاری تخصیص کے مطابق بازار میں فروخت ہونے والی کھجور پھل کے پکنے کی تین مختلف حالتیں ہیں ہاسون، لونی کھرکون، دنیا کیون۔ حکومت بمبئی کے زرعی گزٹ[4] کے مطابق، سندھی کھجور اصوبی، ٹھوٹیار، عیدل شاہی، اور لوہار جیسی اقسام پر مشتمل ہے۔ اگرچہ ڈوکا اور یہ تمام اقسام ہندوستان اور پاکستان کی اپنی کاشت ہیں۔ مگران میں سے اکثر کا بیج عراق سے درآمدہ (لایا جاتا) ہے۔ اور یہ عربی اقسام ہیں جو یہاں کی کوشش اور زمینی اثرات سے خصوصی رنگت اور شکل اختیار کر چکی ہے۔ پاکستان میں لپٹن (Lipton) چائے کمپنی نے بھی کھجوریں بازار میں پیش کی ہیں۔ یہ حَجم میں چھوٹی اور رنگت میں بُھوری ہیں شکل و صورت میں یہ مدینہ منورہ کی عجوہ سے ملتی جُلتی ہیں البتہ رنگت ہلکی ہے۔

کھجور کی تیاری) درخت سے اترنے والی رَطَب (کھجور) کا چھلکا موٹا اور ذائقہ کَسِیلا (بے مزہ) ہوتا ہے۔ سعودی عرب میں کھجوروں کی کاشت کے سب سے بڑے مرکز "القطیف"[5] میں دیکھا گیا کہ درخت سے اتارنے کے بعد ان کو تاریک (اندھیرے) کمروں میں کچھ دنوں کے لئے رکھ دیتے ہیں وقت کے ساتھ ان میں خَمیر[6] اُٹھتا ہے اور اس خَمیر میں اگرچہ اَلْکُحَلْ[7] بھی پیدا ہوتی ہے مگر اُوپر کا سخت چھلکا گل کر گودے کے ساتھ یک جان ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد

---

(3) وہ مریض جن کا علاج بہت مشکل ہو۔

(4) زرعی گزٹ ایک سرکاری یا غیر سرکاری اشاعت ہے جو زراعت سے متعلق معلومات، تحقیق، اور تجزیے فراہم کرتی ہے۔ یہ عام طور پر کسانوں، زراعت کے ماہرین، اور پالیسی سازوں کے لیے شائع کی جاتی ہے۔

(5) القطیف: سعودی عرب کا ایک رہائشی علاقہ جو صوبہ الشرقیہ میں واقع ہے۔

(5) زردی مائل جھاگ دار اور چپچپا مادّہ جو سارو غی خلیوں پر مشتمل ہوتا ہے یہ خلیے شکر ہنی مائعات یا نشاستہ کی موجودگی میں پیدا ہوتے اور بڑھتے ہیں گیہوں کے آٹے کے پھولنے اور سرکہ اور دہی وغیرہ میں ترشی پیدا ہونے کی بھی یہی وجہ ہے۔

(7) کیمیات میں آگ پر ڈالنے سے بھڑک اُٹھنے والی شراب کی روح یا مقطر کو **اَلکُحل** کہا جاتا ہے جو شکری سیال کو خمیر اُٹھا کر کشید کرنے سے حاصل کیا جاتا ہے اور جس میں حل کرنے کی صلاحیت کل مائعات سے زیادہ ہوتی ہے۔

کھجوروں کو لوہے کے کڑائے میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پانی میں پکایا جاتا ہے۔ آگ کھجور کے پتوں اور شاخوں سے بنتی ہے اس حرارت سے تَخْمِیْرْ[8] کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ کھجوروں کا کڑاہوں سے نکال کر دھویا جاتا ہے۔ سُکھانے کے بعد ان کا رنگ براؤن (Brown) ہو جاتا ہے اس طرح ان کی وہ شکل بن جاتی ہے جسے بازار میں کھجور کی صورت میں فروخت کرتے ہیں۔

کھجور کے عَجَائِبَات) کھجور کے بیشمار فَوَائِدْ و عَجَائِبْ (انوکھی) اور غَرَائِبْ ہیں یہاں ایک حدیث ملاحظہ ہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لاَ يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ المُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ» قَالَ: فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ البَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «هِيَ النَّخْلَةُ»[9]

یعنی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مسلمان کی طرح ہے مجھے بتلاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ جنگلی درختوں کے خیال میں پڑ گئے۔ ان کا بیان ہے کہ میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مجھے شرم آئی کہ بڑوں کے سامنے کہوں۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی فرمایئے وہ کون سا درخت ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

شرح الحدیث) حدیث مذکور میں مسلمان کو کھجور سے تشبیہ دی گئی ہے جس کی مختلف وجوہ ہو سکتی ہیں۔

(۱) اِسْتِقَامَتْ میں تشبیہ ہے کہ جس طرح مسلمان اِسْتِقَامَتْ کے ساتھ اَخْلاق و عاداتِ فاضلہ میں مُسْتَقِیْم (استقامت والا) ہوتا ہے۔ اسی طرح کھجور کا درخت بھی مُسْتَقِیْمُ الْقَامَتْ (سیدھا) ہونے کے ساتھ مُسْتَقِیْمُ الْاَحْوَالْ (ایک حالت میں قائم رہنے والا) ہوتا ہے۔ اس کے پھل کچے اور پکے ہر طرح کار آمد (کام آنے والے) اور نافع (فائدہ مند) ہے، پتے کار آمد (کام آنے والے) ہیں اور سارے سال رہتے ہیں ان پر خزاں نہیں آتی اور اس کا نفع کسی موسم میں مُنْقَطِعْ (ختم) نہیں ہوتا کہ اس کے پھل ہر زمانے میں کسی نہ کسی صورت سے کھائے جاتے ہیں، دوا و غذا دونوں میں مُفید ہے اور تنا بھی نفع بخش ہوتا ہے۔

(۲) جس طرح مسلم اپنی زندگی میں اور بعد موت بھی دوسروں کے لئے سرچشمہ (سرتاپیر) خیر بن سکتا ہے اسی طرح کھجور کا درخت بھی بحالتِ حیات اور مرنے و سوکھنے کے بعد بھی کار آمد (کام آنے والا) ہوتا ہے۔

(۳) کھجور کی جڑیں گہری اور مضبوط ہوتی ہے جس طرح مومن کے قلب میں ایمان مضبوطی سے جڑ پکڑے ہوئے ہوتا ہے۔

---

(7) زردی مائل جھاگ دار اور چیپچپا مادّہ جو سمارو غی خلیوں پر مشتمل ہوتا ہے یہ خلیے شکر ہنی مائعات یا نشاستہ کی موجودگی میں پیدا ہوتے اور بڑھتے ہیں گیہوں کے آٹے کے پھولنے اور سرکہ اور دہی وغیرہ میں ترشی پیدا ہونے کی بھی یہی وجہ ہے۔

(9) (صحيح البخاري، كِتَابُ العِلْمِ، بَابُ طَرْحِ الإِمَامِ المَسْأَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ، 22/1، الحديث 92، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422ھ)

(۴) کھجور سدا بہار درخت ہے۔ اس کا پھل نہایت شیریں (میٹھا)، خوش رنگ، خوش ذائقہ (اچھا ذائقہ) ہوتا ہے، جس طرح ایک سچا مسلمان بھی ہر لحاظ سے دیکھنے اور بَرتنے (نفع اٹھانے) کے بعد پسندیدہ و محبوب ہوتا ہے۔

(۵) وجہِ شَبَہ (تشبیہ دینے کی وجہ) عدمِ مضرَّت (بے نقصان) ہے کہ جس طرح کھجور کے تمام اجزاء محض نافع و مُفید اور غیر مضرِ (بے نقصان) ہوتے ہیں اسی طرح ایک مسلمان کی شان ہے کہ اس سے بغیر سلامت رَوِی (امن پسندی) اور نفع رسائی (فائدہ پہنچانے) کے کوئی بات ضرر رسانی وایذا (درد اور تکلیف پہنچانے) کی صادر نہیں ہو سکتی۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ[10]

یعنی مسلمان وہ ہے کہ مسلمان اس کے زبان اور ہاتھ سے امان میں رہیں۔

(۶) اوپر کی وَجُوہِ مشَابہَت (مشابہت کی وجہ) سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان اور سچے مومن کی شان بہت بلند ہے وہ کھجور کے درخت کی طرح سَدَا بہار (ہمیشہ) مُستقیمُ الاَحْوَالُ (ایک حالت میں رہنے والا) سب کو نفع پہنچانے والا اور اپنے ظاہر و باطن کی کشش اور بے مضرَّتی (امن پرست ہونے) کی شان میں ممتاز ہوتا ہے۔ یہ سب اوصاف اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂِ حَسَنَہ کی پیروی واِقتداء کے باعث حاصل ہوتے ہیں۔ درخت مذکور سے مشابہت دے کر مومن کے اچھے اَخلاق و کردار کی نشاندہی کی گئی ہے اور برائیوں وضرر رسائیوں (نقصان پہنچانے والوں) سے بچنے کی تلقین ہوئی ہے۔ یہ اس کے چند اَوصاف کا اشارہ ہے ورنہ تفصیل میں جائیں تو ایک مومن کے اندر وہ تمام ہی اَوصاف، عادات، اَخلاق و مکارِم ہونے چاہئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں موجود تھے۔

اَوَّلُ الْاَشْجَارْ) درختوں میں سب سے پہلے کھجور کو پیدا کیا گیا۔[11]

خصوصیات) اس کی خصوصیات بہت ہیں۔

(۱) یہ ایک عجیب درخت ہے۔ یہ اہل عرب اور اس ملک کا خاص توشہ و میوہ ہے، پہاڑوں اور پتھروں میں بعض دفعہ پیدا ہو جاتا ہے اور ایسا شیریں ہوتا ہے کہ ہونٹ بند ھتے (مل جاتے) ہیں، برسوں خراب نہیں ہوتا، اس کو طرح طرح سے کھایا جاتا ہے مثلاً کھجور کا شیرہ نکال کر بجائے شکر کے استعمال کرتے ہیں، روٹی سے اس کو استعمال کرتے ہیں، حلوہ بناتے ہیں نہایت ہی لذیذ اور پُرلُطف ہوتا ہے۔ فقیر اِعتکاف کے دوران اور ویسے بھی مدینہ پاک کے میز بانوں کے گھروں میں بارہا اس سے لُطف اَندَوز ہوا۔

(۲) روئے زمین پر جتنی کھجوریں ہیں تمام حِجاز سے گئی ہیں مثلاً نمرودی مشرق میں لے گئے، کنعانی شام میں لے گئے، فرعونی یونان لے گئے، تبابعت یمن و عمان کو لے گئے۔[12] (حسن المحاضرہ للسیوطی وفلاح الفلاح صفحہ ۱۱۴)

---

(10) (صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ ، بَابٌ: المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ ، 11/1، الحديث 10 ، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

(11) (روح البيان، سورت يس تحت آيت 34، 393/7، دار الفكر بيروت)

(12) (حسن المحاضرة في تاريخ مصر والقاهرة للسيوطي، ما ورد في النخل: في الطلع:، 435/2، دار إحياء الكتب العربية عيسى البابي الحلبي وشركاه – مصر، الطبعة: الأولى ١٣٨٧ هـ ١٩٦٧م)

اقول)ہندوپاک میں نمرودیوں کی پہنچائی ہوئی ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سالِ اول سے بیس سال تک دو قدم، بیس سے پچاس سال تک دو قدم، پچاس سے سو سال تک آدھا قدم بڑھتی ہے۔

(۳) کھجور کا درخت بنیادی طور پر گرم علاقوں میں بھی پھل دیتا ہے جہاں پانی کم ہو۔ لمبائی میں تیس میٹر تک چلا جاتا ہے مگر اب ٹِھگنی اقسام بھی کاشت کی جارہی ہے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا سر دھوپ کی وجہ سے آگ میں اور پیر یعنی جڑیں پانی میں ہوتی ہیں۔ گرم علاقوں میں زیرِ زمین پانی کی سطح نیچی ہوتی ہے اس لئے کھجور کے درخت کی جڑیں بڑی گہری اور لمبی ہوتی ہیں تاکہ یہ دور دور سے اپنے لئے پانی اور توانائی حاصل کر سکے مگر یہ ایسے علاقوں میں بھی پایا جاتا ہے جہاں پانی چھ فٹ پر موجود ہوتا ہے۔ خلیج عرب کے کنارے کے اکثر مُمالک میں، خاص طور پر سعودی عرب کے "الشرقیہ" کے ساحلی علاقوں میں خاص طور پر القطیف تاروت، الجبیل، راس تنورہ میں کھجوروں کے گھنے گھنے جنگل ملتے ہیں۔

(۴) کھجور کا درخت جنس کے لحاظ سے مذکر اور مونث ہوتا ہے۔ مذکر کو پھل نہیں لگتا جبکہ اس کے دانے مونث پودوں کو بارور (سرسبز و شاداب) کرنے کے لئے ہوا یا باغبانوں کی کوشش سے پہنچانے جاتے ہیں۔ پھل شدید گرمی میں لگتا ہے جو گچھوں کی شکل میں ہوتا ہے، ایسے درخت بھی ہیں جن کے ایک ایک گچھے میں ایک ہزار تک دانے ہوتے ہیں۔ درخت کی اوسط ۱۵۰ سال ہے اس کا کوئی حصہ بھی بیکار نہیں پتوں سے ٹوکریاں بنتی ہیں۔ تنا عمارتی لکڑی کے طور کام میں آتا ہے، شاخیں کرسیاں بننے اور جلانے کے کام آتی ہیں۔

(۵) کھجور کا درخت دنیا کے اکثر مذاہب میں مقدس مانا جاتا ہے۔ ہندو اسے درگاہ پوجا میں استعمال کرتے ہیں۔ یہودیوں کی FEAST OF TABER NACLES کھجور پر مبنی ہے۔ عیسائیوں میں PALM SUNDAY تہوار بھی کھجور پر منایا جاتا ہے۔

(۶) مسلمانوں میں اہمیت کی انتہاء یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں میں سے اس درخت کو مسلمان کہا کیونکہ یہ صابر، شاکر اور خدا کی طرف سے برکت والا ہے جیسا کہ فضائل کے باب میں عرض کیا جائیگا۔(ان شاءاللہ تعالیٰ)

(۷) کھجور کے درخت کو چیت بیساکھ (مارچ، اپریل) میں پھول لگتے ہیں۔ بھادوں اور اسوچ (اگست، ستمبر) میں پھل پک کر تیار ہوتا ہے۔ اس کے پیڑ سے ایک قسم کا گوند نکلتا ہے جو بیرونی چوٹوں کے لئے مُفید ہوتا ہے۔ اس کے درخت کے تنے میں گھاؤ لگائیں تو ایک میٹھا اور خوشبودار رَس نکلتا ہے۔ تازہ پئیں تو بڑا لذیذ اور روح افزا ہوتا ہے مگر ایک دن گزرنے کے بعد اس میں خَمیر (مخصوص جھاگ) اُٹھ جاتا ہے اور نشہ آور بن جاتا ہے۔ بنگال، بِہار اور ساحلِ مالا بار، کے لوگ اس رس کو گھڑوں میں بھر کر اوپر پتلا کپڑا باندھ دیتے ہیں۔ دو ایک دن میں اس میں خمیر اُٹھ کر یہ نشہ آور ذائقہ میں تیز ہو جاتی ہے "وِیْدَکْ" طب کی مشہور کتاب "بھوت چِکتسا ساگر" میں اسے تاڑی کا نام دیا گیا ہے جہاں تک اس کے نشہ آور ہونے کا تعلق ہے یہ تاڑی کی مانند ہے لیکن بھارت کے مغربی گھاٹ کے علاقہ میں تاڑی ناریل کے اس پانی کو کہتے ہیں جس میں خَمیر (مخصوص جھاگ) اُٹھایا گیا ہو۔ ناریل کا پانی لذیذ اور خوشبودار ہوتا ہے مگر خمیر اُٹھنے کے بعد الکحل کی موجودگی کی وجہ سے یہ نشہ آور، بدذائقہ اور بدبودار ہو جاتا ہے فعلاً کھجور کے تنے کے رَس اور تاڑی میں کوئی فرق نہیں البتہ ان کے ماخذ (الفاظ) جدا جدا ہیں۔

خواص) کھجور کی خاصیت گرم تر ہے اس بناء پر اس کو مُعتَدِلْ کہا جاسکتا ہے۔ کھجور میں غذائیت پائی جاتی ہے، تازہ خون پیدا کرتی ہے، ہاضِمْ(ہضم کرنے والا) ہے، معدہ جگر اور گردوں کا قوت بخشتی ہے، جسم کو فربہ کرتی ہے، لقوہ اور فالج جیسے بار وامراض میں بہت مُفید ثابت ہوتی ہے۔

گُٹھلیاں) کھجور کی گٹھلیاں بھی کئی امراض کا علاج ہیں مثلاً اسہال (جلاب) بند کرتی ہیں۔ جلی ہوئی گٹھلیوں کا سفوف بہتا ہوا خون بند کر دیتا ہے اور زخم کو صاف کرتا اور بھرتا ہے۔ اس سفوف کو بطورِ منجن استعمال کرنے سے پائیوریا کو فائدہ ہوتا اور دانتوں کو چمکدار کرتا ہے۔ کھجور بادی اور بلغم چھانٹتی ہے، خشک کھانسی اور دَمہ(بیماری) میں بھی مُفید ہے۔(کتاب المفردات، خواص الادویہ صفحہ۲۸۸)

فائدہ) چیت (مارچ) کے مہینہ میں کھجور کے درخت کو لگنے والے پھول اگر پانی میں گھوٹ کر پیتے جائیں تو اس سے معدے کو طاقت حاصل ہوتی ہے، اسہال (جُلاب) کو بند کرتا ہے، حرارت کو تسکین دیتا، مُلَطِّفْ(گرمی کو معتدل رکھنے والی دوا) اور منہ سے نکلنے والے خون کو بند کرتا ہے۔

ایضاً) کھجور کی گٹھلی جلا کر دانتوں پر ملی جائے تو منہ کے تَعَفُّنْ(بدبو) کو دور کرتی ہے، دانتوں سے میل اتارتی ہے، جہاں سے بھی خون بہتا ہو اس کی راکھ لگانے سے بند ہو جاتا ہے، زخموں کو صاف کر دیتی ہے۔

طاقت وقوت) کھجور کھانا قوت کا باعث ہے، جگر کو طاقت دیتی ہے۔ "وِیْدَکْ" طب میں یہ منہ کی خشکی دور کرنے میں اِکْسِیْر(مُفید دوا) ہے۔ کمزوری سے پیدا ہونے والے صَفْرَاء(بیماری) کے لئے مُفید ہے۔ کھجور کا گودا اور چڑ چٹے کی جڑ پیس کر پانی میں رکھ کر کھانے سے سردی لگ کر آنے والا بخار ٹوٹ جاتا ہے۔

فائدہ) کھجور کی جڑ یا پتوں کی راکھ سے مَنْجَنْ کرنا، دانتوں کے درد کے لئے مُفید ہے۔ راکھ کے بجائے اگر ان کو پانی میں پکا کر اس پانی سے کُلیاں کی جائیں تو بھی مُفید ہیں۔ کھجور کے مضر اثرات انار کا رس یا سکنجبین [13]، روغنِ بادام، خشخاش یا سیاہ مرچ کے شامل کرنے سے ختم ہو جاتے ہیں۔

قوتِ باہ) طب نے کھجور کو اَعصابِ باہ(مردانہ طاقت) اور جسم کو تقویت دینے والا قرار دیا ہے۔ اس کو دودھ میں پکا کر استعمال کرنا زیادہ مُفید ہوتا ہے۔ ایک وقت میں ۵ تولہ سے زیادہ استعمال نہ کی جائیں۔ طب یونانی کی مشہور دوائی مَعْجُوْن آرد خُرْمَا(چھوارا) گٹھلیوں سے بنی ہیں جبکہ ہمدرد کی خوباں میں کمزوری کے لئے کھجور اور خوبانی شامل ہیں۔

خواص اور فضائل عجوہ) احادیث مبارکہ میں ہے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلَى فُؤَادِي فَقَالَ: «إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُودٌ، ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ» [14]

---

(13) سکنجبین (بنیادی طور پر لیموں اور پانی سے بنایا گیا مشروب ہے۔ روایتی طور پر گھر میں پینے کے لیے لیموں کے رس کو پانی میں ملایا جاتا ہے اور اسے میٹھا کرنے کے لیے شکر یا شہد ڈالا جاتا ہے۔

(14) (سنن أبي داود، كِتَاب الطِّبِّ، بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ، 7/4، الحديث 3875، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

یعنی میں ایک مرتبہ بیمار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکھا۔ دستِ اقدس ﷺ کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل میں محسوس کی آپ نے فرمایا تیرے دل میں درد ہوتا ہے تو حارث بن کلدہ ثقفی کے پاس جا جو طبیب ہے۔ اس کو چاہیے کہ وہ مدینہ طیبہ کی سات عدد عجوہ کھجوریں لے کر ان کو گٹھلیوں سمیت کوٹ کر تیرے منہ میں ڈال دے۔

دل کے دورے کا علاج) دل کے دورے کا یہ انتہائی کامیاب علاج ہے اور کوئی دنیاوی علاج اس کا ثانی نہیں رکھتا چونکہ علاج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیضِ ترجمان کا مُجَوَّزَہ (تجویز کردہ) اور فرمودہ ہے اور اس علاج کی خصوصیت یہ ہے کہ اس علاج کے ذریعہ صحت حاصل ہو جانے کے بعد پھر زندگی بھر دوبارہ اس مرض کا حملہ نہیں ہوتا۔ مریض ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس بیماری سے نجات حاصل کر لیتا ہے جبکہ دیگر طریقہ ہائے علاج سے صحت یاب ہونے کے بعد مریض کوئی سخت محنت کا کام نہیں کر سکتا نہ سیڑھیوں پر چڑھ سکتا ہے اور ہارٹ اٹیک (Heart Attack) کا خطرہ اور خَدْشَہ کسی آن اور لمحہ موجود رہتا ہے مگر قربان جایئے اس اُمی لقبی خَتمی مَرتَبَت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاج پر کہ اس کے ذریعہ شفاء یاب ہونے والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی ہزار میل کا سفر گھوڑے پر سوار ہو کر طے کیا، میدان جنگ میں جان ہتھیلی پر رکھ کر کفار سے تلوار، نیزہ اور تیر کے ذریعہ سے جنگیں لڑیں اور اپنے سے کئی گنا زیادہ دشمن کے خلاف شدید ذہنی دباؤ برداشت کر کے لڑائیوں میں حصہ لیا مگر نہ تو کبھی ٹینشن کا شکار ہوئے اور نہ کبھی دل کا دورہ پڑا اور کافی طویل عمر پائی۔

الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ (15)

یعنی عجوہ جنت کا پھل ہے یہ زہر سے شفاء یابی کی تاثیر رکھتی ہے۔

حدیث کے باب میں اس کے مزید فضائل عرض کرونگا۔ (ان شاءاللہ)

فضائل کھجور از قرآنی آیات) کھجور ایک ایسا مقدس درخت ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (پارہ ۱۳، سورۃ الرعد، آیت ۴)

ترجمہ: اور زمین کے مختلف قطعے ہیں اور ہیں پاس پاس اور باغ ہیں انگوروں کے اور کھیتی اور کھجور کے پیڑ ایک تھالے سے اُگے اور الگ الگ سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لئے۔

فائدہ) اللہ تعالیٰ کا کھجور کا ذکر قرآن مجید میں فضیلت کے لئے کافی ہے۔ پھر خصوصیت سے " نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ " (اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں) کا اشارہ اس کی فضیلت پر اسے اور اُجاگر کرتا ہے جیسا کہ ماہرینِ اَشْجَار (درخت کے ماہرین) کو علم ہے کہ جتنا کھجور میں فوائد مُضْمَرْ (چھپی) ہیں اتنا کسی اور درخت میں نہیں بالخصوص عَجْوَہْ شریف کہ جس کے فوائد احادیث صحیحہ میں واضح ہیں۔

(15) (مسند الإمام أحمد ،مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،14/304، الحديث 8668 ، مؤسسة الرسالة،الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001م)

فائدہ) تفاسیر میں ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں بنی آدم کے قلوب کی ایک تَمثِیل (مثال) ہے کہ جس طرح زمین ایک تھی اس کے مختلف قطعات ہوئے ان پر آسمان سے ایک ہی پانی برسا اس سے مختلف قسم کے پھل، پھول، بیل بوٹے، اچھے بُرے پیدا ہوئے اسی طرح آدمی حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کئے گئے، ان پر آسمان سے ہدایت اتری، اس سے بعض دل نرم ہوئے، ان میں خشوع و خضوع پیدا ہوا، بعض سخت ہو گئے وہ لہو و لغو (کھیل اور فضولیات) میں مبتلا ہوئے تو جس طرح زمین کے قِطعات اپنے پھول پھل میں مختلف ہیں اسی طرح انسانی قُلوب اپنے آثار و انوار و اَسرار میں مختلف ہیں۔ (16)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ (24) تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَاؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (25) (پارہ۱۳، سورۃ ابراہیم، آیت ۲۴، ۲۵)

ترجمہ: کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں۔

فائدہ) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کا خوشہ لایا گیا جس پر تر کھجور تھیں آپ نے یہی آیت پڑھ کر فرمایا اس درخت سے مراد کھجور ہے۔ (17) (رواہ الترمذی)

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ۔ (پارہ۳، سورۃ البقرہ، آیت۲۶۶)

ترجمہ: کیا تم میں کوئی اسی پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا۔ (بارش کے فوائد کے سلسلہ میں ارشاد ہوا)

فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ج وَ مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ۔ (پارہ۷، سورۃ الانعام، آیت ۹۹)

ترجمہ: ہم نے اس سے ہرا گنے والی چیز نکالی تو ہم نے اس سے نکالی سبزی جس سے دانے نکلتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اور کھجور کے گابھے کے پاس پاس گچھے۔

وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ۔ (پارہ۸، سورۃ الانعام، آیت ۱۴۱)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے پیدا کئے باغ کچھ زمین پر چھپے ہوئے اور کچھ بے چھپے اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے۔

وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ قف (پارہ۱۳، سورۃ الرعد، آیت ۴)

ترجمہ: اور کھجور کے پیڑ ایک تھالے سے الگ اور الگ الگ سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے۔

---

(16) (الهداية الى بلوغ النهاية، الرعد: 3، 3669/5، مجموعة بحوث الكتاب والسنة كلية الشريعة والدراسات الإسلامية جامعة الشارقة، الطبعة: الأولى، 1429 هـ 2008 م)

(17) (سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 295/5، الحديث 3119، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، الطبعة: الثانية، 1395 هـ 1975 م)

مراد یہ ہے کہ ایک ہی ذریعہ کا پانی کئی قسم کی فصلیں اگا دیتا ہے۔

يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنٰبَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ۔(پارہ۱۴،سورۃ النحل، آیت۱۱)

ترجمہ:اس پانی سے تمہارے لئے کھیتی اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنٰبِ۔(پارہ۱۴، سورۃ النحل، آیت ٦٧)

ترجمہ:اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے۔

اللہ تعالیٰ کی عنایات کے تذکرہ میں کھجوروں اور انگوروں کے درختوں سے حاصل ہونے والے پھلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تم اگر غلط استعمال کرو تو ان سے منشیات حاصل ہوتی ہے ورنہ ان سے عمدہ قسم کی غذا میسر آتی ہے۔

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝(پارہ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۹۱)

ترجمہ:یا تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم اس کے اندر بہتی نہریں رواں کرو۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ (پارہ۱۵، سورۃ الکهف، آیت ۳۲)

ترجمہ:اور ان کے سامنے دو مردوں کا حال بیان کرو کہ ان میں ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور ان کے بیچ بیچ میں کھیتی رکھی۔

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ۔(پارہ۱۶،سورۃ مریم، آیت۲۳)

ترجمہ:پھر اسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝(پارہ۱۶، سورۃ مریم، آیت ۲۵)

ترجمہ:اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی۔

وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ۔(پارہ۱۶، سورۃ طٰهٰ، آیت۷۱)

ترجمہ:اور تمہیں کھجور کے ڈھنڈ پر سولی چڑھاؤں گا۔

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝(پارہ۱۸،سورۃ المومنون، آیت ۱۹)

ترجمہ:تو اس سے ہم نے تمہارے لئے باغ پیدا کئے کھجوروں اور انگوروں کے تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو۔

وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ O (پارہ۱۹،سورۃ الشعراء، آیت ۴۸)

ترجمہ:اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کا شگوفہ (کلی) نرم نازک۔

وَ جَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنٰبٍ۔ (پارہ۲۳، سورۃ یٰسین، آیت ۳۴)

ترجمہ:اور ہم نے اس میں باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے۔

وَ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ O (پارہ۲۶، سورۃ ق، آیت ۱۰)

ترجمہ:اور کھجور کے لئے درخت جن کا پکا گابھا۔

تَنْزِعُ النَّاسَ لا كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ O (پارہ۲۷،سورۃ القمر، آیت ۲۰)

ترجمہ:لوگوں کو یوں دے مارتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ ہیں۔

فِيْهَا فَاكِهَةٌ لا ص وَّ النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ O (پارہ۲۷،سورۃ الرحمن، آیت ۱۱)

ترجمہ:اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں۔

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ O (پارہ۲۷، سورۃ الرحمن، آیت ۶۸)

ترجمہ:ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔

فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى لا كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ O (پارہ۲۹،سورۃ الحاقۃ، آیت ۷)

ترجمہ:دیکھو پچھڑے ہوئے گویا وہ کھجور کے ڈنڈ ہیں گرے ہوئے۔

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا O وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا O وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا O (پارہ۳۰، سورۃ عبس، آیت ۲۷تا ۲۹)

ترجمہ:تو اس میں اگایا اناج اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور۔

نوٹ)ان تمام آیات کی علیحدہ علیحدہ تفسیر کے لئے ضخیم تصنیف چاہیے بطورِ نمونہ صرف ایک آیت کی تفسیر از روح البیان مع اضافہ فقیر اُویسی غفرلہ ملاحظہ ہو۔

وَ جَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنٰبٍ۔ (پارہ۲۳، سورۃ یٰسین، آیت ۳۴)

ترجمہ:اور ہم نے اس میں باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے۔

آیت کے تحت صاحب روح البیان رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کھجوروں اور انگوروں کی تمام قسمیں مراد ہیں اسی لئے انہیں جمع اور حَب (دانہ یا بیج) کو واحد لائے ہیں اور اسم جنس مختلف قسموں پر دلالت کرتا ہے ہاں وہ انواع پر دلالت نہیں کر سکتا۔ (18)

کھجور اولادِ آدم کی پھوپھی ھے

سوال) آیت میں "نخیل" کے بجائے "تمور" کیوں نہیں فرمایا جبکہ "اعناب" و "حب" سے مناسبت بھی تمور کو ہے اس لئے کہ نخیل تنے کو کہتے ہیں اور تمر اس کا پھل۔

جواب) اس کا تنا اور پھل ہر دونوں مُفید و نافع تر ہیں بخلاف انگور و دیگر اناج کے تنوں کے۔ دوسرا یہ کہ اس میں صنعتِ باری تعالیٰ (اللہ تعالی کی تخلیق) کے آثار زیادہ نمودار ہیں اس لئے کہ یہ وہ درخت ہے جو جنت میں سب سے پہلے گاڑھا گیا اور پھر یہ اولادِ آدم کی پھوپھی بھی ہے وہ یوں کہ یہ آدم علیہ السلام کے خمیر کی مٹی سے پیدا کی گئی ہے اسی لئے اُسے انسان سے خصوصی مشابہت ہے۔ (19)

(۱) اس کا قد انسان کے قد کی طرح ہے۔

(۲) طول میں انسان کی طرح لمبی ہے اور عرض میں پتلی۔

(۳) اس کا نر مادہ سے انسان کی طرح نمایاں ہوتا ہے۔

(۴) صرف یہی نر کے شگوفوں سے پھل دیتی ہے یعنی انسان کی طرح نر سے پھل دار ہوتی ہے۔

(۵) اس کے شگوُفے (پھول/کلی) میں انسانی منی کی طرح بدبو ہوتی ہے۔

(۶) اس کے شگوُفے (پھول/کلی) کے اوپر ایک جِھلّی ہوتی ہے جیسا انسان کے بچے کے لئے ہوتی ہے جب وہ ماں کے پیٹ میں لپٹا ہوتا ہے اور وہ جِھلّی ولادت کے وقت بچہ کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۷) اگر اس کا سر کاٹا جائے تو انسان کی طرح ختم ہو جاتی ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ نباتات کے زیادہ قریب مرجان ہے کہ وہ بھی انگوروں کی طرح پانی میں یعنی دریا میں اُگتا ہے اور اسکی شاخیں ہوتی ہیں اور نباتات میں حیوان کو قریب تر کھجور ہے کیونکہ اس کا سر کاٹا جائے تو حیوان کی طرح ختم ہو کر ثَمر دینے کے قابل نہیں رہتی جب تک اس میں نر کا شگوفہ (کلی) نہ ڈالا جائے اور حیوانات سے گھوڑا انسان کے قریب ہے یعنی شعور اور زیرکی کے لحاظ سے اسی لئے گھوڑا اولادِ آدم کی طرح خواب دیکھتا ہے۔ (20)

(18) (روح البیان، سورت یس تحت آیت 34، 393/7، دار الفکر بیروت)

(19) (روح البیان، سورت یس تحت آیت 34، 393/7، دار الفکر بیروت)

(20) (روح البیان، سورت یس تحت آیت 34، 393/7، دار الفکر بیروت)

(۸) اگر کھجور کی گوند کو آفت پہنچے تو سوکھ جاتی ہے یہ گوند کھجور کے لئے بمنزلہ انسانی دماغ کے ہے کہ جب انسان کے دماغ کو زد پہنچتی ہے تو انسان بیکار ہو جاتا ہے ایسے ہی یہ۔

(۹) جب ان کے نر مادہ ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہوں تو بہت پھل دیتی ہے کیونکہ کھجور مادہ کو انسان کی طرح نَر سے خصوصی عشق ہے کہ جیسے عورت مرد کے ایک جگہ ساتھ رہنے سے خوش رہتی ہے ایسے ہی یہ۔ جب نَر کو کاٹ دیا جائے تو پھل کم دیتی ہے کیونکہ یہ نَر کا فراق برداشت نہیں کر سکتی۔ [21]

(۱۰) انسان کی طرح اس میں بھی عشق کا مادہ ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے قریب تر ہو اسی طرف جھک جاتی ہے لیکن اس وقت اس سے پھل کم آتا ہے اور کمزور پڑ جاتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ایک رسی سے دونوں کو باندھ دیا جائے یا جس کی طرف جھکی ہے اس کی ایک شاخ جھکنے والی کھجور پر ڈال دی جائے ایسے ہی اس کا گوند اس میں ڈال دیا جائے تو پھل بہت زیادہ دے گی۔ [22]

(۱۱) **تحقیق التلقیح**) کھجور کی پیوند کاری کو عربی میں "التلقیح" کہا جاتا ہے۔ سنت میں "تلقیح" بمعنی کھجوروں کی پیوند کاری۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے پہلے یہ طریقہ مدینہ پاک میں مُرَوَّج (رائج) تھا۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس سے گزرے جو نر کھجوروں کا شگوفہ (کلی) مادہ کھجوروں میں منتقل کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے تو درست ہوتا۔ نتیجتاً کھجور خراب پیدا ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہاں سے گزرے اور پوچھا تمہاری کھجوروں کو کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی آپ نے ہی یہ کہا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" أنتم أعلم بأمر دنيا كم "تم اپنے امور دنیوی کو زیادہ جانتے ہو۔ [23]

فائدہ) اس حدیث سے دیوبندی فرقہ اور غیر مقلدین وہابیوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نفی پر زور دیا ہے حالانکہ اس حدیث میں علم کی نفی یا اِثبات کا کوئی دخل نہیں یہاں تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے پہلے تلقیح سے روکا تاکہ وہ تَوَکُّل کے اسباب میں کامیاب ہوں لیکن ان سے تَوَکُّل نہ ہو سکا تو آپ نے عام اجازت بخش دی اس میں غلطی کا کون سا پہلو ہے جبکہ استاد معلم تعلیم کے اَطوار (طریقے) بدلتا رہتا ہے تو اس طور کی تبدیلی کو کوئی خطا سے تعبیر کرے تو وہ خود خطاکار اور جاہل ہے۔ اس مسئلہ پر فقیر کی تحقیقی تصنیف "التنقیح فی التلقیح" کا مطالعہ کیجئے۔

کُتبِ مقدّسہ مُنَزَّلَہ مِنَ اللّٰہ تعالیٰ علی الانبیاءِ علیہم السلام) توریت اور انجیل میں کھجور کا ذکر ۴۸ مقامات پر آیا ہے جن میں اہم یہ ہیں۔

(21) (روح البیان، سورت یس تحت آیت 34، 393/7، دار الفکر بیروت)
(22) (روح البیان، سورت یس تحت آیت 34، 393/7، دار الفکر بیروت)
(23) (صحیح المسلم، کتاب الفضائل، باب وجوب امتثال ما قاله شرعا، 1836/4، الحدیث 2363، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

(۱)"سو تم پہلے دن خوشنما درختوں کے پھل، کھجور کی ڈالیاں، گھنے درختوں کی شاخیں اور ندیوں کے بیدِ مجنوں[24] لینا، اور تم خداوند اپنے خدا کے آگے سات دن تک خوشی منانا۔"(احبار ۲۳:۴۰)

(۲)مسرت اور شادمانی کے اظہار کے ساتھ خدا کی تکریم کے لئے کھجور کا یہ استعمال مذہبی تہوار کو اہمیت دینے کے لئے تجویز کیا گیا تو کیسی جمیلہ اور جانفزا ہے! یہ تیری قامت(اُٹھان) کھجور کی مانند ہے۔(غزل الغزلات ۷:۶-۷)

(۳)جب لوگوں کی تکلیف اور اذیت کا ذکر کیا گیا تو ارشاد ہوا "تاک(انگور کی بیل) خشک ہو گئی، انجیر کا درخت مرجھا گیا، انار اور کھجور اور سیب کے درخت ہاں میدان کے تمام درخت مرجھا گئے۔"(یوایل۔ ۱:۱۲)

نوٹ) کتبِ مقدسہ کے چند نمونے صرف مخالفینِ اسلام کے لئے لائے گئے ہیں ورنہ کھجور کی احادیث اور فضائل و برکات کے لئے آیاتِ قرآنی میں صرف ایک آیت بھی بہت ہے۔مزید برآں احادیثِ مبارکہ میں کھجور کے فضائل و برکات ملاحظہ ہوں۔

فضائل کھجور از احادیث مبارکہ) سیّدِعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابِ کرام سے فرمایا وہ درخت بتاؤ جو مومن کے مثل ہے اس کے پتے نہیں گرتے اور وہ ہر وقت پھل دیتا ہے (یعنی جس طرح مومن کے عمل اکارت نہیں ہوتے) اور اس کی برکتیں ہر وقت حاصل رہتی ہیں۔ صحابہ نے فکریں کیں کہ ایسا کون سا درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اس کا پھل ہر وقت موجود رہتا ہو چنانچہ جنگل کے درختوں کے نام لئے جب ایسا کوئی درخت خیال میں نہ آیا تو حضور سے دریافت کیا۔ فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تھا تو میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن بڑے بڑے صحابہ تشریف فرما ہیں چھوٹا تھا اس لئے میں ادباً خاموش رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم بتادیتے تو مجھے بہت خوشی ہوتی۔[25] (بخاری شریف، کتاب العلم)

(۲)مسلم شریف کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عظیم عجوہ کھجور میں ہر بیماری سے شفاء ہے اور اگر اسے نہار منہ کھایا جائے تو یہ زہروں سے تریاق(توڑ) ہے۔[26]

(۳)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ذاتی تجربہ بیان کرتی ہیں کہ میری والدہ مجھے موٹا کرنے کے لئے بہت علاج کرواتی رہیں۔ وہ چاہتی تھیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں تو موٹی ہوں لیکن ان تمام دواؤں سے کوئی فائدہ نہ ہوا حتیٰ کہ میں نے تازہ پکی ہوئی کھجوریں اور کھیرے کھائے ان سے میں نہایت خوب صورت جسم والی موٹی ہو گئی۔[27] (بخاری و مسلم)

---

(24) مذکورہ عبارت میں "ندیوں کے بیدِ مجنوں" غالباً ان شاخوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو ندیوں کے کنارے اُگنے والے درختوں سے حاصل کی جاتی ہیں، اور ان کا استعمال عید یا جشن کے مخصوص مواقع پر زینت اور علامتِ خوشی کے لیے ہوتا تھا۔ (ن اُویسی)

(25) (صحيح البخاري، كِتَابُ العِلْمِ، بَابُ طَرْحِ الإِمَامِ المَسْأَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ، 22/1، الحديث 92، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

(26) (صحيح المسلم، كتاب الأشربة، باب فضل تمر المدينة، 1619/3، الحديث 2048، دار إحياء التراث العربي بيروت)

(27) (سنن أبي داود، كِتَاب الطِّبِّ، باب في السمنة، 15/4، الحديث 3903، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

(۴) حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح نہار منہ کھجوریں کھایا کرو ایسا کرنے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ [28]

فائدہ) پکی ہوئی کھجوروں کو پانی میں بھگو کر ان کا پانی پیا جائے تو اسہال (جلاب) رک جاتے ہیں، معدے اور آنتوں میں صَفرَاء (بیماری) کی زیادتی کم ہو جاتی ہے، پیچش مروڑ ختم ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ معدہ کا زخم، السر [29]، آنتوں کا زخم اور معدہ کی سوزِش (جلن) کے لئے کھجور کا پانی پینا بہت مُفید ہے۔ بھارتی ماہرین نے کھجور کو اعصاب باہ (مردانہ قوت) اور جسم کو تقویت دینے والا قرار دیا ہے اس کو دودھ میں پکا کر استعمال کرنا زیادہ مُفید ہے اور ایک وقت میں ۵ تولہ سے زیادہ استعمال نہ کی جائے۔ اگر کھجور کو سردیوں میں رات سوتے وقت گرم دودھ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو دل اور دماغ کو طاقت دینے میں بے مثال ہے یہ ترکیب باہ کو قوت دیتی ہے اور اعصاب کی کمزوری کو رفع کرتی ہے۔

فائدہ) کھجور کی دوسری قسم چھوہارا ہے جس کا مزاج خشک گرم ہے۔ چھوہارا بلغم کو خارج کرتا ہے چنانچہ نزلہ، زُکام، کھانسی اور بلغم سے پیدا ہونے والے تمام امراض کے لئے مُفید ہے۔ ہم جو چیز بھی استعمال کرتے ہیں اس میں کھاد اور کیمیکل کی آمیزش ضرور ہوتی ہے لیکن کھجور ان چیزون سے مُفید ہے۔ فالج، لقوہ، رعشہ، استرخاء وغیرہ کے لئے اِکسِیر (علاج) کا مل ہے۔ جسم کی بڑھتی رَطوبات کو کم کرتا ہے، لو بلڈ پریشر (LOW BLOOD PRESSURE) میں بطور دوا اور غذا اکثر مستعمل ہے۔ اس کے استعمال سے نَقاہت اور کمزوری رفع ہو جاتی ہے۔ یہ خون میں سُرخ ذرّات کو زیادہ کرتا ہے۔ سَرطان جس میں خون کے سرخ ذرات کم ہو جاتے ہیں بہت مُفید ہے۔ بعض خواتین کو رحم کی کمزوری کی حَمل نہیں ٹھہرتا ایسی حالت میں چھوہارا اور خشک کھجور بہت مُفید ہے۔ سیلان الرحم یعنی لیکوریا میں عورتیں اگر اس کو استعمال کریں تو حمل کے لئے بہت مُفید اور موثر ہے۔ کمزوری سے ہونے والے دردِ کمر کو چھوہارا بہت فائدہ کرتا ہے۔ اس طرح پیشاب کی زیادتی جو بلا شکر ہو، بچوں کا پیشاب کے قطروں کا ٹپکنا وغیرہ جملہ عَوَارِضَاتْ (بیماریوں) میں چھوہارا مُفید ہے۔ اس کے استعمال سے چہرہ سُرخ ہوتا ہے اور چہرے کی بے رونقی ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کھجور قبض کو دور کرتی ہے، دِق و ٹی بی کے مریضوں کو کھجور کے پانی سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر کھجور میں مغز، بادام، بہی دانہ، پستہ اور سونٹھ ملا کر جسمانی کمزوری کے لئے استعمال میں لایا جائے تو بہت مُفید ہے۔ مہاراشٹر کے مرہٹے کھجور سے ایک شربت "شنڈی" نام سے تیار کرتے ہیں جسے گرمی کا دشمن سمجھا جاتا ہے اور تمام ٹھنڈے مشروبات کا بادشاہ مانا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کھجور کے اندر ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو گردوں، مثانہ، پتہ میں پتھری بننے کے عمل کو روکتے ہیں۔ دل کے دورے کے لئے کھجور کو گٹھلی سمیت کوٹ کر دینا جان بچانے کا باعث ہوتا ہے۔ احادیث میں اس کے لئے عجوہ کھجور تجویز کی گئی۔ تجربات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس غرض کے لئے دوسری کھجوریں بھی استعمال کی جاسکتی ہے مگر ان کا عرصہ استعمال طویل ہونا چاہیے۔ چونکہ کھجور دِفاعِ قُولَنْج (شدید پیٹ کے درد کو دور کرنے) اور جھلیوں سے سوزِش (جلن) دور کر کے مُسَکّنِ اثرات (سکون کی جگہ) رکھتی ہے۔ اس لئے بلغی دَمہ (سانس کی بیماری) کے لئے بہت مُفید ہے۔ ایک حکیم کا قول ہے کہ اگر آج کا مرد تین چیزیں استعمال کرے تو کبھی بوڑھا نہیں ہو گا وہ یہ ہیں۔ پہلی چیز کھجور، بھنے ہوئے چنے اور پکے ہوئے بیر۔ کیونکہ اگر دیکھا جائے تو ہم جو چیز بھی استعمال کرتے ہیں اس میں کھاد ہوتی ہے۔ کوئٹہ سے کم و بیش ساڑھے تین سو کلو میٹر دور ایران کی سرحد پر "خاران" میں ہر طرف کھجور ہی کے درخت ہیں۔ معلوم ہوا کہ کچھ عرصہ پہلے یہاں کے لوگ صرف کھجور اور پانی پر گزارا کرتے تھے وہاں بہت اعلیٰ

(28) (التيسير بشرح الجامع الصغير. حرف الكاف. 224/8. الحديث 6376 . كتبة الإمام الشافعي–الرياض. الطبعة: الثالثة. 1408ھ 1988م)

(29) السر جسم کے کسی عضو میں زخم پڑ جانے کو کہتے ہیں اور معدے میں زخم ہونے کی صورت میں اسے السر کا نام دیا جاتا ہے جو اکثر معدے کی پچھلی دیوار پر ہوتا ہے تاہم اگلی سطح پر بھی یہ زخم ہو جاتا ہے۔

قسم کی کھجوریں ہیں اور سکھر اور کراچی کی منڈی میں اکثر وہاں سے کھجوریں آتی ہیں وہ اعلیٰ درجے کی لذیذ اور پُر کیف کھجور ہیں۔ الغرض جسمِ انسانی کی نشو و نما کے لئے کھجور مانی ہوئی دوا اور غذا ہے۔ ماہرین کے تجزیے کے مطابق جو اہم اجزاء سیلاجیت کے اندر پائے جاتے ہیں وہی اجزاء تقریباً کھجور کے اندر پائے جاتے ہیں سردیوں اور گرمیوں میں ہر دو موسموں میں کھجور بکثرت مستعمل ہے اس کا اہم مرکب معجون آرد خرما[30] ہے جو قوتِ مردمی، عورتوں کے کمزوری، اعصابی کمزوری اور دیگر بلغی امراض میں مُفید ہے۔ خلاصہ یہ کہ خالقِ کائنات عزوجل نے انسان کے لئے اس دنیا میں انواع واقسام کی نعمتیں پیدا فرمائی ہیں۔ ان نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت کھجور ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی من پسند غذا، صحابہ کرام اس کو کھا کر جہاد کرتے تھے اور ایک آدمی سینکڑوں آدمیوں پر غالب ہوتا تھا۔ سائنس دان اس بات کی تحقیق میں ہیں کہ ایسی کون سی چیز کھجور کے اندر ہے جس سے صحابہ کرام ایک کھجور پر اور پھر اس کی گٹھلی پر سارا دن گزار دیتے تھے۔ کھجور کو اگر طبّی طور پر دیکھا جائے تو اس کے سینکڑوں فوائد سامنے آتے ہیں۔

قرآن مجید میں کھجور کے طبی فوائد) قرآن مجید میں اشارات و کنایات سے تو بہت سے فوائد بیان کئے جا سکتے ہیں لیکن اہم ترین پہلو قرآن مجید نے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تذکرہ میں بیان کیا ہے جب ان پر زچگی[31] کا وقت قریب آیا تو وہ درد کی شدت، اپنی تنہائی اور بعد کی کمزوری سے دہشت (خوف) میں تھیں۔ انہوں نے چاہا کہ وہ اس اَذیت سے تڑپنے کے بعد مر جائیں تو اچھا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ کھجور کے درخت کے سایہ میں لیٹ جائیں ان پر پکی ہوئی کھجوریں گریں گی جن کو کھانے سے ان کی کمزوری جاتی رہے گی، درد کم ہو گا، "زچگی" کا مرحلہ کسی پیچیدگی کے بغیر فوراً گزر جائے گا۔ کھجوریں کھانے سے ان کی "زچگی" جلد مکمل ہوئی، نفاس سے کوئی خاص اذیت نہ ہوئی اور وہ اپنے نوزائیدہ بچے[32] کو گود میں لے کر اطمینان کے ساتھ بستی کی سمت پیدل چل پڑی۔ عام حالات میں کسی عورت کے لئے زچگی کے بعد اپنے پیروں سے چل کر جانا ممکن نہیں اور یہ خاتون تو نہ صرف فوراً اُٹھ کھڑی ہوئیں بلکہ بچے کا وزن اُٹھا کر انہوں نے بستی کا فاصلہ بھی خُوش اُسلوبی سے طے کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کھجور کھانے سے ان کو INSTANT ENERGY (فوری توانائی) حاصل ہوئی کیونکہ کھجور دافعِ قُولَنج (شدید پیٹ کے درد کو دور کرنے کے لئے) بھی ہے اس لئے ان کو درد بھی کم ہوا۔ قرآن مجید نے تاریخ طب میں پہلی مرتبہ INVALID FOOD کا تصور کھجور کی صورت میں پیش کیا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزوری کے لئے خصوصی غذا جو کا دلیہ (تلبینہ) کی صورت میں عطا فرمائی۔

تفصیل واقعہ بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنھا) جب بی بی مریم کو وضعِ حمل (بچے کی پیدائش) کے آثار نمودار ہوئے تو آدھی رات کو گھر سے چلی گئیں تا کہ زکریا علیہ السلام کو آگاہی نہ ہو اور نہ اوروں کو۔ قرآن مجید میں ہے:

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ (پارہ ۱۶، سورۃ مریم، آیت ۲۳)

ترجمہ: پھر اسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا۔

---

(30) کھجور اور اسکی گٹھلی اور دیگر میوہ جات کا معجون۔

(31) بچے کی پیدائش کے عمل کو زچگی کہتے ہیں۔

(32) نوزائیدہ سے مراد ایسا بچہ جو کچھ وقت پہلے پیدا ہوا ہو۔

تاکہ بی بی اس میں چھپ کر بچہ جنے اور بچہ کی پیدائش کے وقت اس کا سہارا لے اس لئے کہ اس وقت آپ کے ساتھ کوئی دائیہ نہ تھی جو آپ کو ولادت کے لئے اِعَانَتْ(مدد) کرتی۔[33]

فائدہ) قَصَصُ الانبیاء میں ہے کہ بی بی صاحبہ نے آدھی رات کو چلتے چلتے یہیں پر اسی کھجور کا سوکھا تَنا دیکھا تو اس کے ساتھ سہارا لگا کر بیٹھ گئیں۔

فائدہ) بی بی صاحبہ کھجور کے سوکھے تَنے کے ساتھ اس لئے بیٹھ گئیں تاکہ معجزے کا اظہار ہو سکے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

فائدہ) "الجذع " کھجور کا وہ خشک تنا جو سر کے نیچے سے لے کر جڑ تک صحیح سالم ہو یعنی اس کے ثمرات(پھل) والے مقام کے اوپر کا حصہ کاٹ لیا جائے۔ اسی وجہ سے اس میں ثمر کی پیدائش کا کوئی اِمکان نہیں ہوتا اور وہ بالکل جڑوں سمیت سوکھ جاتا ہے۔ بی بی صاحبہ کی ولادت کا وقت سرد موسم میں تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بی بی صاحبہ کے دل پر اِلْقَاءْ(الہام) فرمایا کہ یہیں پر بیٹھیں تاکہ معجزے کے ظہور سے گھبراہٹ دور اور سکونِ قلبی نصیب ہو۔ اس لئے کہ اس خُشک تنے سے موسمِ سرما میں پھل نکلا۔ اس سے دو معجزے ظاہر ہوئے ایک خشک تنے کا پھل دار ہونا، دوسرا موسمِ سرما میں پھل کا پیدا ہونا۔ موسمِ سرما میں اس کے پھل ہوں تو وہ ختم ہو جاتا ہے اس لئے کہ کھجور بالخصوص سردی برداشت نہیں کر سکتی اور کھجور کا ثمر جُمار(کھجور کے درخت کا گودا) کے پھوٹنے سے پیدا ہوتا ہے اور "جُمار" کھجور کے سر میں سفید رنگ کا ایک نرم و نازک مغز ہوتا ہے۔[34]

فائدہ) خشک تنا بی بی صاحبہ کے قریب بیٹھنے سے تر ہو گیا۔ اسی لئے وہ نرم و نازک اور سرسبز بھی ہو گیا اسے کھایا بھی جاتا ہے اور عورتوں کو بچہ جَننے کے بعد نرم و نازک اور مرغن اور مرغوب غذا کی ضرورت پڑتی ہے یہی نرم و نازک حصہ بی بی صاحبہ کو بچہ جننے کے بعد کھانے کے کام آیا۔

فائدہ) یاد رہے کہ بعدِ وضعِ حمل عورتوں کے لئے ایک خاص طعام کی ضرورت پڑتی ہے اسے عربی میں ''الخرسة'' کہا جاتا ہے۔ ''الخرسة'' وہ طعام جو بچہ جننے کے بعد عورتیں کھاتی ہیں اگر یہ تاء کے بغیر ہو تو ولادت کے خصوصی طعام کا نام ہے۔[35]

وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا (پارہ۱۶، سورۃ مریم ، آیت ۲۳)

ترجمه: اور بھولی بسری ہو جاتی۔

''نَسْيًا'' ہر وہ حقیر الشان شے جس کے غیر معتبر ہونے کی وجہ سے ذہن سے اُتارا جائے اور ''مَّنْسِيًّا'' ہر وہ جو کسی کے خیال میں بھی نہ ہو۔ یہ مبالغہ کے طور پر ''نَسْيًا'' کی صفت ہے یعنی میں معدوم رہتی مجھے اللہ تعالیٰ وجود کے لئے ظاہر نہ فرماتا۔

---

(33)(روح البیان، سورت مریم تحت آیت 23 الی 24، 326/5، دار الفکر بیروت)

(34)(روح البیان، سورت مریم تحت آیت 23 الی 24، 326/5، دار الفکر بیروت)

(35)(روح البیان، سورت مریم تحت آیت 23 الی 24، 326/5، دار الفکر بیروت)

"کاشفی" میں ہے کہ بی بی صاحبہ کے اس قول کا مقصد یہ ہے کہ میں ایسے گوشہ گمنامی میں ہوتی لیکن اب تو معاملہ برعکس ہے کہ نہ صرف عوام بلکہ بیت المقدس کے تمام علماء واحبار جانتے ہیں اور سب کو معلوم ہے کہ میں ان کے امام (عمران) کی لڑکی اور حضرت زکریا علیہ السلام جیسے برگزیدہ پیغمبر کی کفالت میں ہوں اور یہ بچہ لے کر کس منہ سے ان کے پاس جاؤں گی۔ (36)

''فَنَادَاهَا'' جب جبریل علیہ السلام نے بی بی مریم کی جَزَعْ فَزَعْ (فریاد والتماس) سُنی تو پکارا یہاں عیسیٰ علیہ السلام مراد نہیں اس لئے کہ ان کا بولنا تو قوم کے ساتھ ہوا۔ جب بی بی ان کے پاس عیسیٰ علیہ السلام کو لائیں ''مِنْ تَحْتِهَا'' ان کے بیٹھنے کی جگہ سے یا کھجور کے نیچے سے۔

معجزہ) یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں کہ وہ پیدا ہوتے ہی اپنی ماں سے بولے،

أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا (پارہ ۱۶، سورۃ مریم، آیت ۲۴)

ترجمہ: غم نہ کھا بیشک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہے۔

''سَرِيًّا'' چھوٹی نہر کو کہتے ہیں۔

فائدہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے یہاں پر اپنا پاؤں مارا تو وہاں سے میٹھے پانی کی ایک چھوٹی نہر جاری ہو گئی۔ (37)

وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (پارہ ۱۶، سورۃ مریم، آیت ۲۵)

ترجمہ: اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی۔

''رُطَبًا'' کھجور کے تازے میوے کو کہا جاتا ہے۔ ''جَنِيًّا'' فعیل بمعنی مفعول ہے یعنی ''رُطباً مَجنیًّا'' خشک ہونے سے پہلے جس میوہ کو کاٹا جائے اسے ''جَنِیٌّ'' کہتے ہیں یعنی ہر وہ میوہ جو چننے کے قابل ہو یعنی پک جانے کے بعد چُننے کے لائق میوہ ''جَنِیٌّ'' کہلاتا ہے۔

سوال) اسئلہ المقحمہ میں ہے کہ یہاں پر کھجور کو جھونکا دینے کا کیوں حکم فرمایا حالانکہ اس سے قبل زکریا علیہ السلام نے آکر دیکھا تو بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عبادت گاہ میں تازے اور نایاب میوے موجود تھے۔

جواب ۱) بی بی کا وہ زمانہ طُفُولِیَّتْ کا تھا جنہیں مُشَقَّتْ اور تکلیف کے بغیر ملنے چاہئیں۔

---

(36) (روح البیان، سورت مریم تحت آیت 23 الی 24، 326/5، دار الفکر بیروت)

(37) (تفسير أبي السعود، سورت مریم تحت آیت 24، 262/5، دار إحياء التراث العربي بيروت)

جواب ۲) جب بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا کہ بچہ باپ کے بغیر پیدا ہوا ہے تو مُتَعَجِّب ہوئیں اللہ تعالیٰ نے ان کے تَعَجُّب کے ازالہ (زائل کرنے) کے لئے خشک تنے سے تازہ کھجوریں عنایت فرمائیں گویا اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی قدرت کا کرشمہ دکھایا تاکہ بی بی صاحبہ کو مزید تسکین نصیب ہو۔

نکتہ) کھجور کے میوے عنایت کرنے میں حکمت یہ تھی کہ کھجور آدم علیہ السلام کی بقایا مٹی سے پیدا ہوئی۔اس معنی پر کھجور کو انسان سے معنوی نسبت ہے بخلاف دوسرے میوہ جات کہ انہیں انسان کے ساتھ ایسی نسبت نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ کھجور نر کے بیج ڈالے بغیر پھل نہیں دیتی جسے عربی میں ''تأ بیر'' کہتے ہیں۔[38]

سوال) اس کی کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پانی کی نہر تو مشقت کے بغیر عطا فرمائی کھجور کا میوہ عطا ہوا تو جھونکے دینے کی مشقت سے ؟

جواب ۱) چونکہ کھجور کے میوہ میں لذت و شہوت ہے اور پانی دوسرے کاموں میں بھی کام آتا ہے مثلاً طہارت خدمت وغیرہ۔اسی لئے شہوت ولذت والی شے مشقت کے بعد عطا فرمائی۔

جواب ۲) کھجور کے میوے میں صورتِ عمل وکَسبِ کو دخل ہے اور پانی میں فیضِ الٰہی کا راز مُضْمَرْ (چھپا) ہے اسی لئے ہر ایک کو اپنے مرتبہ میں رکھا گیا یہ اشارہ ہے کہ انسان کو جس عمل میں مشقت کرنی پڑے تو وہ مُحَقِّقْ (تحقیق طلب) ہو جاتا ہے اور اس کے حُصول کے لئے انسان کو کام کی عادت پڑتی ہے۔

جواب۳) اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ میوہ جات میں عملی کام کو دخیل بنایا ہے مثلاً پودا بونا، اسے پانی دینا، پھر اس کے اندر نر کا بیج ڈالنا بخلاف پانی کے کہ اسے اسبابِ اَراضی (زمین کے اسباب) کی حاجت نہیں بلکہ وہ عطائی آسانی ہے یہی وجہ تھی کہ نہر بغیر کسی اَرْضِی (زمین) کے جاری ہوگئی۔

''فَكُلِيْ'' (تو کھا) اس کھجور کے میوہ کو کھایئے، ''وَاشْرَبِيْ'' (اور پی) اور نہر کا پانی پیجئے۔

فائدہ) یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اِرہاص[39] اور بی بی مریم کی کرامت ہے اور اسے معجزہ نہیں کہا جاسکتا اس لئے کہ معجزہ میں تَحَدِّیْ (اصطلاح) شرط اور وہ یہاں نہیں۔[40] (تفسیر روح البیان، سورۃ مریم، جلد۵، صفحہ ۲۵۲)

نکتہ) اَکل کو شُرُب سے مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو طَعَام کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

سوال) کسی شے سے ضَرَرْ (نقصان) کا خوف خورد ونوش (کھانے پینے) سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے کہ خوف رو (اندرونی خوف) اور روحانی خوف جسمانی خوف سے فوقیت رکھتا ہے چنانچہ ایک بکری کو چند روز بھوکا رکھ کر اس کے ساتھ گھاس رکھا گیا اور ساتھ ہی اس کے قریب بھیڑیا بھی باندھا گیا لیکن بکری نے بھیڑیئے کے خوف سے باوجود بھوک کے گھاس نہ کھائی۔اس کے بعد بھیڑیئے اور گھاس کو ہٹا کر بکری کی اپنی ٹانگ اس کے آگے رکھی گئی تو بھوک کے مارے اپنی ٹانگ کھاگئی اس سے معلوم ہوا کہ خوفِ روحانی شدید تر ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے دفعِ ضَرَرْ (دفعِ نقصان) کو بعد میں بیان کیا ہے۔

---

(38) (روح البیان، سورت مریم تحت آیت 23 الی 24، 327/5، دار الفکر بیروت)

(39) نبی سے جو بات خلافِ عادت اعلانِ نبوت سے پہلے ظاہر ہوا سکو ارہاص کہتے ہیں۔

(40) (روح البیان، سورت مریم تحت آیت 23 الی 24، 327/5، دار الفکر بیروت)

جواب) بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اگرچہ خوف تھا لیکن معمولی وہ اس لئے کہ آپ کو جبریل علیہ السلام پہلے خوشخبری سنا چکے تھے اسی لئے اب دوبارہ اس کی ضرورت نہ ہوئی۔ (41)

گھٹی کی ابتدا) بچہ جننے کے بعد کھجوریں کھاتے اور میٹھی شے بالخصوص کھجور کو چبا کر نومولود کے منہ میں ڈالنا جسے عربی میں ''تحنیک'' کہا جاتا ہے کی ابتداء یہاں سے شروع ہوئی۔ (42)

تحنیک) ''حَنَکَ الشّیءَ'' سے ہے بمعنی '' إذا مَضَغَ تَمرًا أَو غَيرَه ''یعنی کھجور وغیرہ چبا کر نومولود کے منہ میں ڈالا۔ (43)

(تاج العروس من جواهر القاموس، باب ح ن ک، جلد۲۷، صفحہ۱۲۷)

فائدہ) بعض کہتے ہیں وہ عجوہ کھجور تھی جسے حِجاز میں ''أُمُّ التَّمَرْ'' کا لقب حاصل ہے۔ (44) (تاج العروس)

مسئلہ) حدیث شریف میں ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اسے تازہ کھجور کھلاؤ تاکہ بچہ کے پیٹ میں سب سے پہلے رطب (تر کھجور) پہنچے اگر تازہ کھجور نہ ملے تو خشک کھجور چبا کر منہ میں ڈالی جائے اس لئے کہ گٹھلی کے لئے اگر کوئی اور شے افضل ہوتی تو عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے وقت وہی شے اللہ تعالیٰ بی بی مریم کو عطا فرماتا۔ (45)

طِبّی نُسخہ) ربیع بن خیثم نے فرمایا: کہ بچہ جننے والی کو تازہ کھجور اور بیمار کو شہد سے اور کوئی شے مُفید تر نہیں۔ (46)

''وَقَرِّیْ عَیْنًا'' (اور آنکھ ٹھنڈی رکھ) اور اپنا دل خوش کیجئے اور دل سے غم اور حُزْنْ کو ہٹا دیجئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر مندرجہ ذیل چند خَرقِ عادات اُمور ظاہر فرمائے۔

(۱) نہر کا اِجرَاء (نہر کا جاری ہونا)۔

(۲) سوکھی کھجور کا سبز اور پھل دار ہونا۔

(۳) اس کا بے وقت پھل دینا تاکہ مخالفین بی بی صاحبہ کے ہاں باپ کے بغیر بچہ دیکھیں تو انہیں یہ ہو کہ یہ بی بی کی کرامت ہے جیسے مذکورہ بالا اُمور ان کی کرامت ہیں۔ مزید تفصیل فقیر کی تفسیر ''فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان'' میں پڑھئے۔

---

(41) (روح البيان، سورت مريم تحت آيت 23 الى 24، 327/5، دار الفكر بيروت)

(42) (إتحاف القاري بدرر البخاري، كتاب فضائل القرآن 194/8)

(43) (تاج العروس، بَابُ ح ن ك، 127/27، دار الهداية)

(44) (تاج العروس، بَابُ عجو، 538/38، دار الهداية)

(45) (روح البيان، سورت مريم تحت آيت 23 الى 24، 328/5، دار الفكر بيروت)

(46) (تفسير البغوي، سورت مريم تحت آيت 23 الى 28، 230/3، دار إحياء التراث العربي –بيروت، الطبعة: الأولى، 1420 ھ)

کھجور کے طبی فوائد از احادیث مبارکہ) فقیر نے باب الحدیث میں متعدد احادیث مبارکہ نقل کی ہیں ان میں کھجور کے بے شمار طبّی مُجرّبَاتْ کاذکر تفصیل سے آیا ہے۔اس جگہ پر ان احادیث مبارکہ سے جن حضرات نے تجربے ومشاہدے کئے ہیں ان کا مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا عمل) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کو رات بھگو کر اس کا پانی استعمال کرتے تھے۔ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوتِ ولیمہ میں یہی پانی بڑے شوق سے پیا[47] جبکہ ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ان کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے باغ میں دعوت کی تو ان سے کہا کہ تم نے تو پکی ہوئی کھجوروں کو بھگویا ہے ہمیں زیادہ پسند ہوگا اگر پکی ہوئی کھجور کے ساتھ نیم پختہ (بسر، رطب) کھجوریں بھی ملا کر ان کا پانی ہمیں پلایا جائے۔اس سے معلوم ہوا کہ کھجور کی نبیذ میں بھی توانائی کے ساتھ ساتھ فرحت پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔[48]

فائدہ) یہ پانی جسم کی غلیظ رطوبتوں کو خشک کرتا ہے، معدہ کو تقویت دیتا ہے، منہ کے زخموں کو مُنْدَمِل(ٹھیک) کرتا ہے، خاص طور پر مسوڑھوں کی سوزِش (جلن) میں مُفید ہے۔

پھلوں میں کھجور ممتاز حیثیت رکھتی ہے کیونکہ یہ جسم کے ہر حصے کے لئے یکساں طور پر مُفید ہے اس کی اصلاح کے لئے سکنجبین[49] زیادہ موثر ہے جبکہ دوسرے ذرائع بتاتے ہیں کہ کھجور کے ذیلی اثرات کو دور کرنے کے لئے اس کے ساتھ بادام اور خَشْخَاش(پُوست درخت تخم) کا استعمال زیادہ مُفید رہتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزہ کھولنے کے لئے ہمیشہ کھجور استعمال فرمائی۔[50]

فائدہ) اس کی اِفَادِیَتْ(فائدہ مند ہونے) کا بہت بڑا ثبوت ہے کیونکہ روزے کے دوران مسلسل فاقہ کی وجہ سے جسم میں نَقَاہتْ(سستی) پیدا ہوتی ہے اس وقت ایک ایسی غذا کی ضرورت ہوتی ہے جو جامع اور سَہْلُ الْھَضَمْ ہو، اس کا اثر فوری طور پر شروع ہو جائے اور کمزوری جاتی رہے۔معدہ دن بھر خالی رہنے کی وجہ سے کسی بھاری چیز کو آسانی سے قبول نہیں کرتا کھجور فوری طور پر ہضم ہو کر جگر کے لئے تقویت کا باعث بن جاتی ہے۔

---

(47) (صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب حق إجابة الوليمة والدعوة، ومن أولم سبعة أيام ونحوه، 25/71، الحديث 5176 ، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

(48) (سنن الترمذي، أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 4/583، الحديث2369 ،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر ، الطبعة: الثانية، 1395 هـ 1975 م)

(49) سکنجبین) فارسی :سکنجبین (بنیادی طور پر لیموں اور پانی سے بنایا گیا مشروب ہے۔روایتی طور پر گھر میں پینے کے لیے لیموں کے رس کو پانی میں ملایا جاتا ہے اور اسے میٹھا کرنے کے لیے شکر یا شہد ڈالا جاتا ہے۔

(50) (سنن أبي داود، كتاب الصوم ، باب ما يفطر عليه، 306/2، الحديث 2356 ، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

فائدہ) یہ زخموں کو مُندَمِل (ٹھیک) کرتی ہے، "نفث الدم"[51] میں مُفید ہے، اسہال (جلاب) کو دور کرتی ہے، یر قان کے لئے بہترین ہے کیونکہ پتہ اور جگر کے فعل کو درست کرتی ہے۔ اپنے بیش بہا فوائد کی سے اسے مسلمان سے تشبیہ دی گئی کیونکہ یہ فوائد کے ساتھ ساتھ بھلائی کا ذریعہ ہے اس کی تفصیل باب الحدیث میں گزری ہے۔

فائدہ) امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حاملہ عورتوں کو کھجور کھلانے سے لڑکا پیدا ہوگا جو کہ حلیم، خوبصورت اور بردبار ہوگا۔[52] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوروں میں عجوہ زیادہ پسند تھی انہوں نے اسے جنت کا میوہ قرار دیا۔ انہوں نے بعض لوگوں کو عذابِ قبر سے نجات دلوانے کے لئے کھجور کی ڈالی ان کی قبروں پر اپنے ہاتھ سے گاڑی، انہوں نے اس سے روزہ افطار کیا، اسے نہار منہ کھانے کی تلقین کی اور اس سے پیٹ کے کیڑوں کا علاج بھی بتایا۔

فائدہ) رطب کی صورت میں یہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خوراک تھی اسے روزہ دار کی کمزوری کے لئے بیان فرمایا۔ صنوبر کے بیجوں کے ساتھ کھجور جگر کے لئے مزید مقوی ہو جاتی ہے۔ یہ جسمانی اور جنسی کمزوری کو دور کرتی ہے لیکن جس کی آنکھیں دکھتی ہوں اسے نہ کھانا چاہیے نہ ہی اسے انگور اور کشمش یا منقہ کے ساتھ کھایا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوروں میں سب سے زیادہ پسندیدہ عجوہ تھی۔[53] اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں غذائی عناصر دوسری کھجوروں سے زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ مدینہ کی کھجوروں میں سے بہترین قسم ہے اس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور یہ فوائد کے لحاظ سے دیگر اقسام سے بہتر اور لذیذ ہوتی ہے جیسا کہ باب الحدیث میں تفصیل گزری۔

فائدہ) تازہ پکی ہوئی کھجور کا پانی پینے سے اسہال (جلاب) رک جاتے ہیں۔ اسے کھانے کے بعد کھایا جائے تو معدہ میں بوجھ کی کیفیت نہیں ہوتی، صفرا اور تیزابیت کو ختم کرتی ہے۔

قرآن مجید نے جنت کے پھلوں کی تعریف میں کھجور کے ساتھ انار کا ذکر کیا ہے: **فِيْهِمَا فٰكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ** ۝ (پارہ ۲۷، سورۃ الرحمن، آیت ٦٨)

ترجمہ: ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔

کھجور کے ساتھ انار کا پانی معدہ کی سوزش (جلن) اور اسہال (جلاب) مُزْمِنْ[54] میں مُفید ہے۔

---

(51) نفثُ الدم دراصل طب میں ایک علامت (Symptom) ہے جس میں منہ یا دھن سے خون کا اخراج ہوتا ہے۔ عام الفاظ میں اسے خون تھوکنا یا منہ سے خون آنا کہتے ہیں۔ طب و حکمت میں نفث، تھوکنے کو کہا جاتا ہے اور دم، خون کو کہتے ہیں، جبکہ انگریزی میں اسے hemoptysis کہا جاتا ہے۔

(52) (تفسیر الإمام الذهبي: الجزء الأول، سورت مریم تحت آیت 19 الی 25، 487/1، مكتبة العبيكان، الطبعة: ، 2003م)

(53) (الطب النبوي، المقالة السادسة في الفواكه، أنفع تمر الحجاز العجوة:، 733/2، الحديث 845، دار ابن حزم، الطبعة: الأولى، 2006م)

(54) مزمن (chronic) کسی بھی ایسی شے یا مرض کو کہا جاتا ہے کہ جو عرصہ سے چلی آرہی ہو یا کم از کم اپنے آغاز میں شدید یا حادی (acute) نہیں ہو۔ یعنی کوئی بھی ایسا مرض کہ جو پرانا ہو کئی ماہ اور سال سے چل رہا ہو اس کو مزمن کہا جاتا ہے۔

کھجور کے طبی فوائد) طب قدیم اور طب جدید کی موجودہ کتابوں کو دیکھنے سے کھجور کے دل پر اثرات کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ بھارتی مُحَقِّقِیْن اسے بہترین غذا، کھانسی کے لئے مُفید، قبض کا علاج، پتھری نکالنے والی اور کمزوری کا علاج قرار دیا ہے۔ پرانے ویدوں کی بیاضوں میں بھی دل کی بیماریوں کے علاج میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کھجور کو دل کی بیماری میں استعمال کرنے اور اس باب میں اس کے اثرات کا پتہ تاریخِ طب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے ہوا ہے۔

کھجور کے اثرات کو اگر طبِّ نبوی ﷺ کے اصول کے سامنے رکھ کر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اسے ان تمام بیماریوں میں مُفید قرار دیا جہاں عَضَلَاتْ(پٹھوں) میں قُوْلَنْجُ(شدید درد) پیدا ہوتا ہے اگر قولنج کی نوعیت معمولی ہو تو کھجور ارشاد فرمائی گئی اور بہت شدید ہو تو اس کے ساتھ گٹھلی کا اضافہ فرمادیا گیا۔ کھجور کی گٹھلی پُرانے اَطِبَّاءْ(ڈاکٹرز) کے نسخوں میں بھی شامل تھی مگر آج کے جدید کھانوں میں کھجور کی گٹھلی کو بھون کر صبح ناشتہ میں استعمال کرنے کا رواج یورپ میں عام پایا جاتا ہے۔

کھجور کی بُھنی ہوئی گٹھلیاں جن کو مشینوں میں اسی طرح پکاتے ہیں جیسے مکئی کے دانے بھوننے پر پھول جاتے ہیں۔ ماہرینِ غذا کا خیال ہے کہ ناشتہ میں کھجور کی بُھنی ہوئی گٹھلیاں کھانے سے دن بھر کمزوری نہیں ہوتی۔

صبح کے وقت کھجور کھانا سنتِ نبوی ﷺ سے اَخَذْ کیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زہروں کے اثرات کو رَفَعْ(دور) کرنے اور دل کی بیماریوں میں کھجور کی جس قسم کو پسند فرمایا وہ عجوہ ہے۔ ایک اور حدیث میں عجوہ کی اس قسم کو ترجیح دی گئی جو وادی بَطْحَا میں پیدا ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ وہ رُخصتی سے قبل بڑی کمزور تھی مختلف دواؤں کے استعمال کے بعد جب کوئی فرق نہ پڑا تو ان کو کھجور اور ککڑی کھلایا گیا تو وہ موٹی ہوگئیں۔[55] حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دوسری روایت میں یہ واضح کیا گیا کہ بیماری کا علاج موجود ہے اگر تم یہ بات سمجھ لو تو مسئلہ آسان ہو جائے گا۔ دوسرے الفاظ میں کوئی بیماری ناقابلِ علاج نہیں اس کی دوائی یقیناً موجود ہے البتہ تلاش کرنا تمہارا کام ہے۔

قرآن مجید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ طب میں مکمل دَسْتَرَسْ(مہارت) کی سَنَدْ عطا فرمائی ہے اور انہوں نے جب لوگوں کو بھلائی اور تندرست زندگی کا راستہ دکھایا تو اس میں ان بیماریوں کی طرف خصوصی توجہ مَبْذُوْلْ فرمائی جن کے بارے میں لوگوں کو علم نہ تھا یا اگر معلوم تھیں تو ان کا علاج معلوم نہ تھا وہاں پر رہبری کے لئے اصولِ علاج مرْحَمَتْ فرمادیا گیا۔ حضرت سعد ابن ابی وقاص کی بیماری کے مسئلہ میں تین اہم پہلو سامنے آتے ہیں سب سے پہلے ایک ایسے مرض کی تشخیص جس کے بارے میں لوگ واقف نہ تھے، دوسری یہ کہ بیماری کے بارے میں مُعَالِجْ بھی ناواقف تھے اس لئے اُنہیں اصولِ علاج بتایا گیا کہ عجوہ کھجور کو اگر گٹھلی سمیت کوٹ کر کھلا دیا جائے تو مریض شفاء یاب ہو جائے گا، تیسری جس نے اس بات کو سمجھ لیا وہ فائدے میں رہا اور جو نہ سمجھا وہ نقصان میں رہا۔

55(الطب النبوي. المقالة السادسة في الفواكه. أنفع تمر الحجاز العجوة:.733/2. الحديث 845. دار ابن حزم.)

طب جدید میں یہ مسئلہ ابھی تک حل ہونے سے محروم ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف کہ اس کا علاج بتایا بلکہ کرکے دکھایا کہ ان کے مریض نہ صرف کہ دل کے دورے سے صحت یاب ہوئے بلکہ اس کے تقریباً چالیس سال بعد تک بڑی صحت منداور پابندیوں کے بغیر زندگی گزاری۔اس کی تفصیل باب الحدیث میں گزری ہے۔

کھجور کے درخت سے نکلنے والی گوند آنتوں، گردوں اور پیشاب کی نالیوں کی سوزِش (جلن) کے لئے مشہور ہے،اسے کھانے سے منہ کی بدبو جاتی رہتی ہے۔بنیادی طور پر کھجور غذائیت سے بھرپور ہے، مُخرِج بلغم (بلغم نکالنے والی) ہے، مُقوِیْ (طاقتور) ہے، جلن کو رَفَعْ (دور) کرتی ہے، ملین ہے، قوتِ باہ (مردانہ قوت) کو بڑھاتی ہے اور پیشاب آور ہے۔ کھجور کو پانی میں بھگو کر اس کا یہ پانی اگر پیا جائے تو جگر کی اِصلاح کرتا ہے۔طبیعت سے نشہ آور اَدْوِیَہ (نشہ لانے والی دوائیوں) کی گرانی (بھاری پن) کو دور کرتا ہے۔ کھجور کو دھو کر دودھ میں ملا دینے سے ایک مُقوِیْ (طاقتور) اور فوری طور پر توانائی مہیا کرنے والی غذا تیار ہو جاتی ہے۔ یہ غذا بیماریوں کے بعد کی کمزوری کے لئے حد درجہ مُفید ہے۔ کھجور میں مہیا کرنے والے عَناصِر فوری اثر کرتے ہیں یہی وہ وجہ تھی جس کی بناء پر "زچگی" (حاشیہ 27) کی اذیت اور بعد کی کمزوری کے لئے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کھجور مہیا کی گئی۔اس سے بخار اور چیچک کے بعد کی کمزوری جلد رفع ہو جاتی ہے، اَطِبَّاء میں تَپِ دِقّ کے دوران کھجوریں تجویز کرنے کا رُجحان اس لئے بڑھ رہا ہے کہ کھجور مُخرِج بلغم (بلغم نکالنے والی) ہے اور قبض کو دور کرتی ہے چونکہ یہ کمزوری میں بھی مُفید ہے اس لئے تپ دق کے مریضوں کو کھجور سے فائدہ ہوتا ہے۔

منہ کی بدبو کا علاج) کھجور کا پتّہ چبانے سے تُھوم (لہسن) وغیرہ کھانے کے بعد منہ کی بدبو ختم ہو جاتی ہے۔

خشک کھجور کو پیس کر اس میں بادام، بہی دانہ، پستہ، قرنفل اور سونٹھ ملا کر جسمانی کمزوری کے لئے "ویدک طب" کی مشہور دوائی ہے۔بھارت میں کھجور کی گٹھلی کو پیس کر اس میں چِڑ چِڑہ (ایک خاص پتہ) ملا کر پانی میں گھول کر اسے پان کے پتے پر کتھا اور چونا کی مانند لگا دیتے ہیں پھر اس کے ساتھ کتھ، الائچی سبز، لونگ اور چھالیہ ملا کر بیڑا بنا کر سردی سے آنے والے یا نوبتی بخار کے حملہ پہلے گھنٹے گھنٹے بعد دیا جاتا ہے۔عام طور پر ایسے تین بیڑے کھانے کے بعد بخار نہیں آتا۔ کھجور کا عرق (نبیذ) اور جو شاندہ اپنی غذائی کے علاوہ مُسَکِّنْ (سکون دہ) ہے اس لئے گردوں کی سوزِش (جلن)، پتھری اور پرانے سوزاک میں انہیں بار بار پلایا جاتا ہے۔ مہاراشٹر کے مرہٹے کھجور کے عرق (نبیذ) سے ایک مفرح مشروف ''شنڈی'' تیار کرتے ہیں جسے گرمی کے دنوں میں ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔یہ پیاس بجھانے میں دوسرے تمام مشروبات سے زیادہ مُفید ہے۔ کھجور کے درخت کی جڑوں کو جلا کر زخموں پر مرہم کی صورت میں لگاتے ہیں،اس سُفُوْف کا مَنْجَنْ کرنے سے دانت کا درد جاتا رہتا ہے۔

کھجور کی گٹھلیوں کو آگ میں ڈال کر ان کی دھونی دینے سے بواسیر کے مسے خشک ہو جاتے ہیں۔ گٹھلیوں کو بھون کو ان کو کافی (Coffee) کی شکل میں پیا جاتا ہے جسے ''DATE COFFEE'' کہتے ہیں۔

کرنل چوپڑا نے کھجور کے اثرات خلاصہ کرتے ہوئے اقرار کیا ہے کہ یہ مُخرِج بلغم (بلغم نکالنے والی)، مقامی طور پر مُسَکِّنْ (سکون دہ)، گردوں اور آنتوں کی بیماریوں میں مُفید، کمزوری کو دور کرتی اور بہترین غذا ہے،اس کی جڑ کو جلا کر دانتوں پر لگانے سے درد جاتا رہتا ہے۔

خلاصہ طبی فوائد از احادیث مبارکہ) تعلیماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی صرف دو قسموں کو پسند فرمایا۔ درخت پر پکی ہوئی "رطب" پانی ڈال کر پکائی "تمر" قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ سے ان کی اِفَادِیَتْ کے یہ پہلو سامنے آتے ہیں۔

(۱) شدید کمزوری کے لئے رَطَبْ جیسے کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قرآنِ مجید کے ارشاد کے مطابق نصیحت کی گئی۔

(۲) جسمانی کمزوری کے لئے خاص طور پر جب کسی کو کچھ عرصہ کھانے کو نہ ملے تو وہ اپنی توانائی کی جلد بحالی کے لئے کھجور پر بھروسہ کر سکتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق روزہ افطار کرنے کے لئے کھجور کھانے کی ہدایت کی گئی۔

(۳) جنسی اور جسمانی کمزوری کے لئے اور جب اِعْتِدَالْ (درمیانی حالت) سے زیادہ دبلا ہو تو کھجور کے ہمراہ کھیرا، ککڑی، بعض ماہرین اس غرض کے لئے تربوز کو بھی تجویز کرتے ہیں۔

(۴) پیٹ کے کیڑے مارنے کے لئے نہار منہ۔

(۵) گردوں، مثانہ، پِتَّہ، آنتوں قولنجی دردوں کو روکنے کے لئے۔

(۶) تازہ پکی ہوئی کھجور کا مسلسل استعمال "MENORRHAGIA" یعنی عورتوں میں حیض کے خون کا کثرت سے آنے میں مُفید ہے۔ یہ کیفیت غدودوں کی خرابی، جھلیوں کی سوزِش (جلن)، غذائی کمی اور خون میں فولاد کی کمی وغیرہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ کھجور ان میں سے ہر ایک کا مکمل علاج ہے۔

(۷) آنکھوں کی سوزِش (جلن) میں کھجور کھانا درست نہیں اور بیماری سے اُٹھنے کے فوراً بعد یا زیادہ مقدار میں کھجوریں کھانا درست نہیں۔

(۸) دل کے دورہ "MYOCARDIAL INFARCTION" میں کھجور کو گٹھلی سمیت کوٹ کر دینا جان بچانے کا باعث ہوتا ہے۔ احادیث میں اس غرض کے لئے عجوہ کھجور تجویز کی گئی ہے۔ تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ اس غرض کے لئے دوسری کھجوریں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں مگر ان کا عرصہ استعمال طویل ہونا چاہیے چونکہ دل کا دورہ شریانوں میں رکاوٹ سے پیدا ہوتا ہے اس لئے شریانوں میں رکاوٹ کے باعث پیدا ہونے والی تمام بیماریوں خاص پر "BUERGER'S DISEASE" میں کھجور کی گٹھلی تریاق (بیماری کے توڑ) کا اثر رکھتی ہے۔

(۹) چونکہ کھجور دافِع قُوْلَنْجْ (شدید پیٹ کے درد کو دور کرنے کے لئے) اور جھلیوں سے خیزِش (تناؤ) کو دور کرتی ہے مُسَکِّنِ اثرات (سکون بخش اثرات) رکھتی ہے، جس سے دل پر بھی مثبت اثر پڑتا ہے۔

(۱۰) کھجور کا مسلسل استعمال اور اس کی پسی ہوئی گٹھلیاں دل کی توسیع (عظیم القلب) "CARDIAL ENLARGEMENT" میں مُفید ہیں۔ یہی نُسخہ کالا موتیا کے مریضوں کو بھی مُفید ہے۔

(۱۱) مُخْرِجِ بلغم (بلغم نکالنے والی) ہونے کی وجہ سے بھارتی ماہرین نے اسے تپ دق میں مُفید پایا۔

(۱۲) پرانی قبض کی بہترین دوائی اور بہترین ناشتہ ہے۔

جدید سائنس کی روشنی میں کھجور سے افطار زمانہ جُوں جُوں (جیسے جیسے) سائنس کے میدان میں ترقی کی مَدارِج (سیڑیاں) طے کرتا جائے گا تُوں تُوں (ویسے ویسے) اسلام کے نظامِ عبادات کی عظمتوں کا اِعتراف بھی ہوتا جائے گا یہ صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ اسلام کے نظامِ عبادت کا کوئی حکم ایسا نہیں جو انسان کی فِطرت، مزاج، طبیعت اور اس کی جسمانی اور روحانی ضرورت کے مُنافِی (خلاف) ہو۔ ہر حکم میں کسی نہ کسی انداز میں روحانی فوائد کے علاوہ جسمانی فوائد بھی مُضْمَرْ (چھپے) ہیں اور بعض اوقات اِنہی جسمانی فوائد کے اعتبار سے ان پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ اَمرْ (معاملہ) اپنی جگہ باعثِ تَاَسُّف (افسوس کا باعث) بھی ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرِسْتادَہْ (بھیجاہوا) پیغمبر آخر الزماں محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرامین، ارشادات اور اَحکامات کی حکمتوں اور فوائد کو اس انداز سے اُجاگر کرنا چاہیے تھا کہ جس سے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ غیر مسلموں کو بھی اسلام کے احکامات کی حَقَّانِیَتْ پر ایمان لانے اور اِیْقَانْ (پختہ یقین) حاصل ہونے کے مواقع مُیَسَّرْ آئے۔ بہرحال کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک مُحقِّق یا سائنس دان اپنی تحقیق کے سلسلے میں تجربات کی بھٹی سے گزر رہا ہوتا ہے کہ دورانِ تحقیق ایسا نُکتہ سامنے آجاتا ہے جس سے اسلام کے کسی نہ کسی حکم کی حَقَّانِیَتْ اُجاگر ہو جاتی ہے یا جب وہ تجربات سے نکل کر حاصل شدہ نتائج کو مُجْتَمِعْ (جمع) کرتا ہے تو ان نتائج ہی میں اسلام کے کسی نہ کسی حکم کی سچائی سامنے آکر اپنی صداقت کا مَظْہَرْ بن جاتی ہے اور یوں بلاارادہ اسلام کے احکامات کی صداقت کا سامان مہیا ہو جاتا ہے۔

روزہ کا حکم بھی خالقِ کائنات عزوجل کے احکامات میں سے ایک حکم ہے جس کا دورانیہ موسم کی تبدیلیوں کی بناء پر عمومی طور پر بارہ سے پندرہ گھنٹے پر مشتمل ہوتا ہے چُنانچہ اس دورانیہ میں کھانے پینے سے مکمل اِجتناب کے نتیجہ میں بظاہر کمزوری کے آثار پیدا ہوتے ہیں اور ظاہری کمزوری کے تَدَارُکْ (علاج) کے لئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو تعلیم عطا فرمائی ہے اس میں مکمل طور پر ظاہری کمزوری کی تَلافِی بھی موجود ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے جسے کھجور مُیَسَّرْ ہو وہ اس سے وہ روزہ کھول لے کیونکہ وہ بھی پاک ہے۔ (56)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے باطل کلام نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں۔ (57)

رمضان المبارک کا ماہ مکرم اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہر اس غلط کام کو تَرک کر دیا جائے جو کہ مَنْہِیَاتْ (منع کردہ شے) سے ہو خصوصاً لڑائی جھگڑا، چُغل خوری، جھوٹ، لوگوں پر ظلم، وقت کا ضیاع وغیرہ۔ یہ ماہ شاید پھر دیکھنا نصیب نہ ہو اس لئے اس ماہ کی برکات سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھایا جانا چاہیے۔

(بتوفیق اللّٰہ و عونہ)

لطبعة: الأولى، 2006م)

ب الصيام، باب ما جاء على ما يستحب الفطر، 542/1، الحديث 1699، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

(57) (سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّوْمِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الغِيبَةِ لِلصَّائِمِ، 78/3، الحديث 707، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر،)

میڈیکل سائنس میں غور وفکر اور تجربات کرنے والوں نے کھجور کا جب کیمیائی تجزیہ کیا تو یہ اَمرِ واضح ہو گیا کہ کھجور کے اندر ایسی مُعتَدِل اور جامع اشیاء موجود ہیں جو روزہ سے واقع ہونے والی جسمانی کمی کو نہ صرف پورا کرتی ہیں بلکہ کئی اعتبار سے توانائی بھی مہیا کرتی ہیں۔ کھجور کے کیمیائی تجزیہ کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ عام طور پر کھجور میں مندرجہ ذیل مقدار کے مطابق یہ اشیاء موجود ہوتی ہیں۔

۱	لوہا	IRON	1.61
۲	چاندی	SODIUM	4.7
۳	چونا	CALCIUM	67.9
۴	کاربوہائیڈرس	CARBOHYDRATES	24.0
۵	پوٹاشیم	POTASSIUM	754.0
۶	گندھک	SCULPTURE	51.6
۷	پروٹین	PROTEINS	2.0
۸	میگنیشیم	MAGNESIUM	58.9
۹	کلورین	CHLORINE	290.0
۱۰	کیلوریز	CALORIES	2.0
۱۱	تانبا	COPPER	0.21
۱۲	فاسفورس	PHOSPHORUS	638.0

ان کے علاوہ روغن(FATS)اور جوہر(Peroxides) بھی موجود ہوتا ہے۔

چونکہ سحری کے وقت سے لے کر شام افطاری کے وقت تک نہ کھایا جاتا ہے اور نہ ہی کچھ پیا جاتا ہے اس لئے جسم کی کیلوریز(Calories) یا جسم کے حرارے آہستہ آہستہ کم ہوتے جاتے ہیں جس کی کمی کو کھجور پورا کرتی ہے۔ جسم کو اِعتِدال(درمیانی حالت) پر لے آتی ہے جس کی بنا پر جسم میں توانائی پیدا ہو جاتی ہے اور جسم بعض متعدد اَمرَاض سے محفوظ ہو جاتا ہے، اور اسطرح جسم کی حفاظت میں کھجور اہم کردار ادا کرتی ہے۔

خاص کر وہ حضرات جو بلڈ پریشر کی کمی(LOW BLOOD PRESSURE) کا یا فالج(PARALYSIS) یا لقوہ(FACIAL PARALYSIS) یا سر کے چکر آنے کے اَمراض میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے لیے کھجور بہترین غذا ثابت ہوتی ہے۔

بعض اَفراد جسم میں خُشکی محسوس کرتے ہیں تو ایسے روزہ داروں کے لئے حکماءِ اور اطباء کھجور کے استعمال کو بہتر غذا شمار کرتے ہیں اس میں ایسا اعتدال پایا جاتا ہے جو روزہ دار کے لئے بہت مُفید ثابت ہوتا ہے۔

اسی طرح بعض اوقات غذائیت کی کمی کی بناپر خون میں کمی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے جس کی بناپر روزہ کھولنے کے وقت ایسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کمی کی تلافی (پورا) کر سکے تو اس کے لئے کھجور سے بہتر کوئی اور چیز نہیں ہے کیونکہ کھجور میں اللہ تعالیٰ نے لوہے اور فولاد کی طاقت و قوت عطا فرمائی ہوئی ہے جو ایسے مریضوں کے لئے بہترین ٹانک (تجربہ) ہے۔ روزہ رکھنے کی بناپر پیاس محسوس ہوتی ہے اور اگر روزہ کھولنے کے وقت فوراً بہت سرد پانی استعمال کیا جائے تو اس کے نتیجے میں جسم میں بخارات یا تبخیر یا معدے میں گیس، جگر میں ورم (LIVER INFLAMAMTION) پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے افطاری کے وقت اگر کھجور استعمال کی جائے تو ٹھنڈے پانی کے ملنے کے باوجود اس کے مضر اثرات سے بچا جا سکتا ہے۔

کیمیاوی ماھیئت) درخت پر پکنے کے دوران کھجور کے پھل میں کیمیاوی تبدیلیاں ظاہر ہوتی ہیں جیسے کہ جب یہ زردی سے پکنے پر آتی ہے تو اس میں خشک مادہ کی شرح بڑھ جاتی ہے، پانی کم ہونے لگتا ہے اور مٹھاس کی مقدار بڑھتی ہے۔ مٹھاس از قسم "INVERT SUGAR" کی مقدار ۲۲ فیصدی سے ۷۴ فیصدی تک ہو جاتی ہے۔ پانی کم ہونے اور مٹھاس کی زیادتی کے باوجود یہ چپک دار نہیں ہوتی۔ قدرت کی عجیب صَنَاعی (بناوٹ) ہے کہ پورے پھل میں مٹھاس یکساں نہیں ہوتی چونچ کی طرف مٹھاس پینیدے کی نسبت کم ہوتی ہے۔

درخت سے اتارنے کے بعد کھجوروں کو پکانے کے عمل میں درجہ حرارت کا بڑا دخل ہے جو پھل گرم جگہوں پر یا ایسے مقامات پر رکھے گئے جہاں ان پر دھوپ پڑتی ہے وہ گھٹیا رہے اور ان میں لذت نہ تھی جبکہ ٹھنڈی جگہوں پر جہاں نمی کم تھی وہاں پر پکائی گئی کھجوریں خوشبودار ہوئیں اور ان کے چھلکوں کا رنگ زیادہ گہرا پایا گیا۔

امریکی ریاست کیلی فورنیا (California) میں کھجوروں کی ایک قسم "دجلۃ النور" بڑی مقبول ہے۔ ماہرین نے اسی کھجور پر تجربات کے دوران پھل کے پکنے کے عمل کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) جب وزن اور حجم میں اضافہ ہوتا ہے "REDUCING SUGARS" کی مقدار بڑھتی ہے اور پھل کی نمی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۲) وزن میں اضافہ معمولی ہوتا ہے مگر نمی بڑھتی اور مٹھاس میں اضافہ بہت تھوڑا۔

(۳) رنگ ہلکا بھورا یا گہرا بھورا ہو جاتا ہے۔ نمی میں اضافہ کی رفتار کم ہوتی ہے مگر شکر کی قسم "SUCROSE" بڑھ جاتی ہے۔

تیسرے مرحلہ کا عمل پھل کے پکنے کے آخری درجہ تک جاری رہتا ہے اسی دوران اس میں "PECTIN" کی مختلف اقسام بڑھنے لگتی ہیں یہ وہ چیز ہے جو آنتوں کی غیر معمولی حرکات کو کم کر کے اسہال (جُلاب) میں مُفید ہے۔

کھجور میں شکر کی دو واضح اَقسام پائی جاتی ہیں ایک وہ قِسم ہے جس میں خالص شکر پائی جاتی ہے دوسری قِسم میں اسی کے ساتھ ایک کیمیاوی جوہر "INVERTASE" پایا جاتا ہے۔ یہ وہ جوہر ہے جو کھانڈ والی شکر کو ایک ایسی مٹھاس میں تبدیل کر دینے کی اہلیت رکھتا ہے جسے جسم آسانی سے قبول کر لیتا ہے

اور وہ ذیابیطس (58) کے مریضوں کے لئے نقصان دہ نہیں ہوتی اسے "FRUCTOSE" کہتے ہیں۔ کھانڈ کو اس مٹھاس میں تبدیل کرنے والا یہ جوہر شہد میں بھی پایا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کی عجوہ اور برنی کھجوریں ان اقسام میں ہیں جن میں یہ جوہر پایا جاتا ہے اس لئے پوری پک جانے کے بعد ان میں مضر (نقصان والی) مٹھاس باقی نہیں رہتی۔ امریکہ میں "VINCON" نے ایریزونا یونیورسٹی (University of Arizona) کے لئے تحقیقات کرتے ہوئے جو مشاہدات کئے ہیں اِن کا خُلاصہ یہ ہے کہ کھجور میں صحیح مٹھاس صرف اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اس پر پکنے کا مرحلہ درخت کے اوپر گزرے۔ کچی کھجور کو اتار کر مصنوعی طریقہ سے پکانے سے کھجور کی مٹھاس نامکمل رہے گی یہ کام کم از کم ۳۴ دن میں تکمیل پاتا ہے اس طرح پکی ہوئی کھجوروں میں مٹھاس کی مقدار ۴۸ فیصد فرکٹوس اور اسی قدر گلوکوس تھا جبکہ عام چینی کی مقدار ایک فیصدی سے کم تھی حالانکہ انہی کھجوروں میں ۱۴ دن پہلے چینی ۱۵ فیصدی اور گلوکوس اور فرکٹوس ۱۲ فیصدی کے لگ بھگ تھے۔ اس دوران اگر بارش بھی ہوئی تو پانی پڑنے سے اچھی کھجوروں کی کیمیاوی ہیئت متاثر نہ ہوئی۔

اس کے علاوہ کھجوروں میں ایک اور جوہر "PEROXIDES" بھی پایا جاتا ہے۔ یہ تمام جوہر صرف انہی کھجوروں میں ملتے ہیں جن کا رنگ گہرا ہوتا ہے ہلکے رنگ والی کھجوریں معیار میں ہلکی اور چینی والی کھجوریں سمجھی جاتی ہیں۔

کھجور میں تمام وٹامن معقول مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ ہزار گرام کھجور کا تجزیہ یہ ہے۔

PROTEINS	2.0
FATS	---
CARBOHYDRATES	24.0
CALORIES	270
SODIUM	4.7
CALCIUM	67.9
MAGNESIUM	58.9
COPPER	0.21
IRON	1.61
PHOSPHORUS	638.0
SCULPTURE	51.6
CHLORINE	290

(58) ذیابیطس ایک ایسی حالت ہے جس میں ایک شخص میں بلڈ شوگر (گلوکوز) کی سطح زیادہ ہوتی ہے، یا تو اس وجہ سے کہ جسم میں کافی انسولین پیدا نہیں ہوتی ہے، یا اس وجہ سے کہ جسم کے خلیے انسولین کو جو مناسب طریقے سے تیار نہیں کرتے ہیں۔

اس تجزیہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس میں انسان کو تندرست رکھنے کے لئے مطلوب تمام عناصر خاطر خواہ مقدار میں موجود ہیں۔ عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں فوجی کاروائیوں کے دوران مجاہدین کا راشن زیادہ تر کھجور اور ستو پر مشتمل رہا ہے۔ کھجور اور جَو کی کیمیاوی حیثیت کو دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ تندرستی کی بقاء کے لئے اور کھانے والے کو توانا رکھنے کے لئے اس سے بہتر خوراک تجویز نہیں کی جاسکتی تھی۔

کھجوروں میں پوٹاسیم کی مقدار علاقہ پر بھی منحصر ہے مثلاً امریکہ کی چنچیلا وادی اور مدینہ منورہ کی کھجوروں میں یہ دوسری جگہوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے جبکہ "INVERTASE" ابتداء میں حل پذیر نہیں ہوتا مگر جب کھجور پک جاتی ہے تو حل پذیر ہو جاتا ہے۔ماہرین نے گٹھلی میں "STEROLS" کا بھی سراغ لگایا ہے مگر یہ کھجور میں نہیں ہوتے۔

کھجور کا گابھا) عربی میں اسے ''جُمَار، قَلْبُ النَّخْلِ'' یا ''شَحْمُ النَّخْلِ'' کہتے ہیں، فارسی میں اسے ''دل خُرما، مغز خُرما اور پنیر خُرما'' کہتے ہیں۔ کھجور کے درخت کی شاخوں میں جس جگہ پھول لگتے ہیں وہاں پر کونپلوں سے پہلے یہ گاڑا لَیسَدْ شیریں اور خوشبودار جمع ہوتا ہے۔ ذائقہ دودھ اور بادام جیسا ہوتا ہے جس درخت کی شاخوں سے جُمار (کھجور کے درخت کا گودا) نکال لیں اس کو پھر پھول نہیں لگتے۔ اس کے کھانے سے قبض پیدا ہوتی ہے، آنتیں مضبوط ہوتی ہے اور دست رک جاتے ہیں۔ سینہ کے درد کو دور کرتا ہے، سوزش (جلن) ختم ہوتی ہے، آواز میں نِکھار آتا ہے، کھانسی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اس کے کھانے سے جسم میں قوت پیدا ہوتی ہے، صفرا کے غلبہ اور خون کے جوش میں مُفید ہے، گردوں کی سوزِش (جلن) رفع ہوتی ہے، منشیات سے پیدا ہونے والا خُمار جاتا رہتا ہے، قے روکتا ہے، چکروں میں مُفید ہے۔

کھجور کا گابھا لگانے سے بھڑ کاٹنے کے بعد ورم نہیں ہوتا ہے، حَسَّاسِیَتْ کو دور کرتا ہے۔ اَطِبَّاءِ نے اسے پھیپھڑوں اور معدہ کے لئے مضِرّ (نقصان دہ) قرار دے کر اصلاح کے لئے چھوہارے، اَدْرَکْ کا مرَبَّہ یا سکنجبین [59] یا شہد تجویز کیا ہے۔

کھجور کا ھر پہلو سبحان اللّٰہ) کھجور سراپا فوائد و منافع سے بھرپور ہے۔ اس کے تمام اجزاء ذکر کئے جائیں تو اس کے لئے ضخیم تصنیف تیار ہو سکتی ہے۔

جمار کا واقعہ) بغداد شریف کے مزارات کی زیارت کے سلسلہ میں جب ہم سیدنا امام موسیٰ کاظم، امام تقی اور قاضی امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات پر حاضری دے کر باہر نکلے تو سامنے بازار میں ایک انوکھی چیز بِکتے دیکھی ایک ریڑھی والا ''جُمار جُمار'' کی صدائیں لگا رہا تھا۔ اس سے پہلے کتب حدیث میں یہ لفظ پڑھ رکھا تھا اور اس کا مفہوم سمجھنے کی بھی اپنی سی کوشش کی تھی مگر

"شنیدہ کے بود مانند دیدہ" یعنی سنی سنائی چیز دیکھی چیز کے برابر نہیں ہوتی.

---

(59) سکنجبین) فارسی :سکنجبین (بنیادی طور پر لیموں اور پانی سے بنایا گیا مشروب ہے۔ روایتی طور پر گھر میں پینے کے لیے لیموں کے رس کو پانی میں ملایا جاتا ہے اور اسے میٹھا کرنے کے لیے شکر یا شہد ڈالا جاتا ہے۔

فائدہ) عام طور پر بڑی کھجوروں کے دامن میں کھجور کے چھوٹے چھوٹے پودے اُگ آتے ہیں جب یہ بڑے ہوتے ہیں تو انہیں جڑ سے اُکھیڑ لیا جاتا ہے اوپر سے موٹے اور کھردرے چھلکے کو علیحدہ کرنے کے بعد درمیان سے دودھیا (سفیدی مائل) رنگ کی نرم سی ''گلی'' (کلی) نکلتی ہے جو قدرے میٹھی اور مزیدار ہوتی ہے۔ دیہات میں رہنے والوں کو عاہو گا کہ سر کنڈوں کو جب بور لگتا ہے تب انہیں نیچے سے توڑیں تو اندر سے نرم و نازک سی گلی (کلی) نکلتی ہے جسے دیہاتی بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ عرب میں چونکہ کھجوریں کثرت سے ہوتی ہیں اور ان کی کانٹ چھانٹ بھی کرنا پڑتی ہے لہٰذا جُمار بھی بکثرت دستیاب ہوتا ہے۔ ایسا ہی جُمار ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا سرکار اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناوُل فرمایا۔ (بخاری)

مجلسِ اَقدس (آپ ﷺ کی مجلس) میں سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حاضر تھے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عِلمی پہیلی پوچھی ایک پودا ایسا بھی ہے جو مومن کے ساتھ بہت زیادہ مُماثَلت و مشابہت رکھتا ہے، پتے اس کے نہیں گرتے اور وہ ہے بھی بہت نفع بخش۔ بتائیں وہ کون سا درخت ہے؟

اس پہیلی کی تفصیل فقیر کی تصنیف ''اسلامی پہیلیاں'' میں پڑھیں۔

صحابہ کرام کا ذہن اس انوکھے درخت کی تلاش میں جنگلوں اور وادیوں کی طرف منتقل ہو گیا جبکہ اس وقت مجلس میں موجود حضرات میں سب سے کم عمر نوجوان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذہن میں اس کا جواب آگیا مگر ادب و حیا کی وجہ سے خاموش رہے آخر کار سرکارِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی جواب مرحمت فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔[60] (بخاری شریف، کتاب العلم)

تفصیل کے لئے دیکھئے ''اسلامی پہیلیاں''

اولاً تو اسے انسان سے بہت زیادہ مشابہت ہے جس طرح انسان کا سر کاٹ دیں تو وہ مر جاتا ہے یونہی کھجور کو اوپر سے کاٹ دیں تو خشک ہو جاتی ہے۔ نیز کھجور کا درخت انسان کی پھوپھی کی مانند ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کو جس خَمِیْر سے بنایا گیا اس بچی ہوئی مٹی سے کھجور پیدا ہوئی پھر مسلمانوں سے اسے بطورِ خاص نسبت ہے۔[61] (عمدۃ القاری جلد ۲، صفحہ ۱۵)

دیگر اقسام)

بَلَحٌ) یہ کچی کھجور ہے جو خواہ درخت کے ساتھ لگی ہو یا اتار لی گئی ہو۔

بُسرہ) یہ کچی اور زرد کھجور ہے۔

بَسَرٌ) کچی کھجوریں جب پکنے کے قریب آجائیں مگر ابھی پکی نہ ہوں۔

(60) (صحيح البخاري، كِتَابُ العِلْمِ، بَابُ طَرْحِ الإِمَامِ المَسْأَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ، 22/1، الحديث 92، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

(61) (عمدة القاري، كتاب العلم، بَاب طَرْحِ الإِمَامِ المَسْأَلَةَ عَلى أَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ العِلْمِ، دار إحياء التراث العربي بيروت)

طَلْعٌ) جب کونپلوں سے پھل بننے لگے تو یہ پہلا شگوفہ (کلی) ہے جو درخت پر ظاہر ہوتا ہے۔

رَطْبٌ) وہ کھجور جو درخت پر لگی ہوئی پوری طرح پک جائے اگر اسے اُتارا نہ جائے تو اپنے آپ بھی گر جاتی ہے۔ قرآنِ مجید نے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہی چیز زچگی کی کمزوری کے لئے مرحمت فرمانے کا ذکر کیا ہے۔

تَمَرٌ) درخت سے پکنے کے بعد خشک کھجوریں جو عام طور پر کھائی جاتی ہیں۔

حَشَفٌ) ردی کھجوریں۔

آخری گزارش) کھجور کے متعلق چند معلوماتی اُمور عرض کر دیئے ہیں ابھی مضمون تِشْنَہ لب (مخصوص کیفیت، دلچسپ) ہے۔ مدینہ پاک کے ایک ادیب دانشور عمر الحصری کی ایک کتاب اس موضوع پر جامع ہے ''تمور طابه وفوائد باالمستطابه'' فقیر نے اکثر مَضَامِیْنْ اسی سے لئے ہیں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

۶ ربیع الآخر ۱۴۲۴ھ بروز ہفتہ بعد صلوٰۃ الظہر